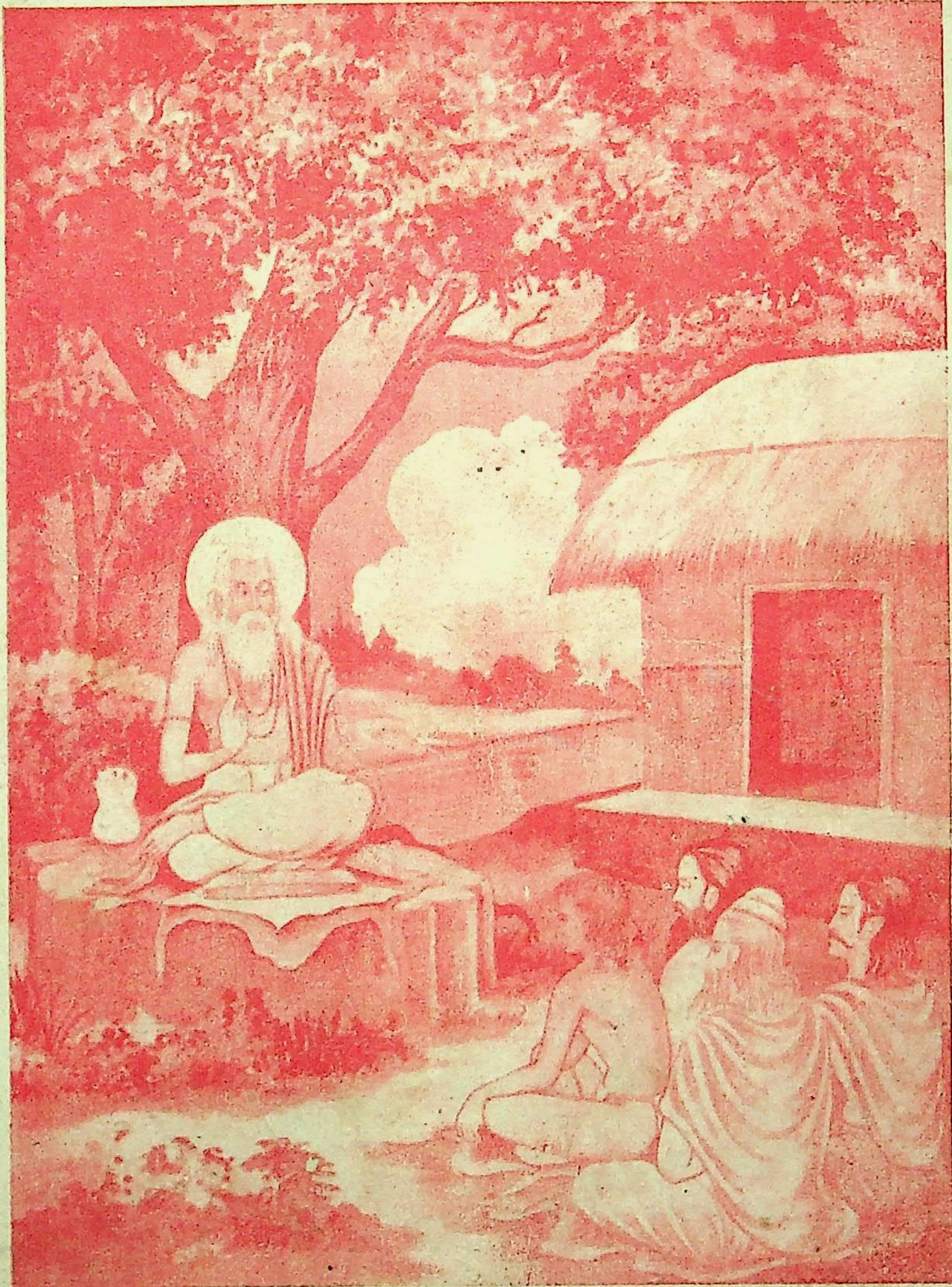
Estd. 1934

MONTHLY "OM" DELHI

VYAS PUJA NUMBER.

JULY 1963.



महर्षि वेदव्यास

Price 56 nP.

Editor :- G. N. NANDA



ایڈیٹر گورکھناتھ نندہ

روحانیت کے بلند ترین خیالات کا پرچارک

رسالہ اوم دہلی

فی پرچہ ۶۵ نئے پیسے — ماہ جولائی ۱۹۶۳ء

چندہ سالانہ سات روپے ممالک غیر سے دس روپے

فہرست مضامین

شری گورکھناتھ نندہ ایڈیٹر پرنٹر پبلشر و مالک نے کھنہ لیتھو پریس چاوڑی بازار دہلی سے چھپوا کر دفتر رسالہ اوم اجمیری گیٹ بازار دہلی سے شائع کیا

ست چت آنند

از قلم شری نوبت رائے جی شوخ

نہ تن ہوں نہ کوئی تنو مند ہوں نہ مادر پدر ہوں نہ فرزند ہوں
نہ بندہ نہ کوئی خداوند ہوں کب ایسے توہم کا پابند ہوں
میں ست ہوں میں چت ہوں میں آنند ہوں

نہ کوئی عناصر کی ترکیب ہوں نہ میں وجہِ تعمیر و تخریب ہوں
نہ ہستی کی تزئین و تہذیب ہوں کوئی نخلِ خودرو نہ پیوند ہوں
میں ست ہوں میں چت ہوں میں آنند ہوں

میری ذات بے روپ بے رنگ ہے میرا حسن بے داغ از زنگ ہے
میرے ذکر پر فلسفہ دنگ ہے میں بالائے فہم خرد مند ہوں
میں ست ہوں میں چت ہوں میں آنند ہوں

میری ذات بے چوں و حیرت طراز ہے آغاز و انجام سے بے نیاز
کوئی کھول سکتا ہے کب میرا راز میں اسرارِ باطن سے خورسند ہوں
میں ست ہوں میں چت ہوں میں آنند ہوں

جسے آپ میں میری پہچان ہے کوئی لاکھ میں ایک انسان ہے
بشر پھر بھی ناشاد و حیران ہے رگِ جاں سے نزدیک ہر چند ہوں
میں ست ہوں میں چت ہوں میں آنند ہوں

رُوحانیت کے بلند ترین خیالات کا پرچارک

رسالہ اوم دہلی

بابت ماہ جولائی ۱۹۶۳ء گورو پورنما نمبر

گورو مہما

پانچویں پادشاہی گورو ارجن دیوجی فرماتے ہیں ؎

گیان انجن گور دِیا اگیان اندھیر وِناس۔ ہر کرپا تے سنت بھیٹیا نانک من پرگاس

بھگوان نے گیتا میں تحریر فرمایا ہے

तद्विद्धि प्रणि पातेन परिप्रश्नन सेवया ।

उपदेक्ष्यन्ति ते ज्ञानं ज्ञानिमस्तत्त्व दर्शिनः ॥ ३४

اے ارجن۔ تو تتو درشی گیانی مہاتماؤں کی سیوا میں شردھا پُوروک حاضر ہو کر اُن کی سیوا کر اور اُن سے گیان پراپت کر۔

ویدانت کی تعلیم یعنی آتم گیان کی پراپتی کے لئے ضروری ہے کہ ہم وویک ویراگ وغیرہ سادھنوں کو مکمل کر کے کسی شروتری برہم نشٹھی مہاپُرش کے پاس شردھا پُوروک حاضر ہو کر ان کی سیوا کریں۔ اور ان کی پرسنتا حاصل کر کے اُن سے وید کے مہاواکیوں کو شرون کریں۔ پھر منن اور ندھیاسن کر کے اپنے سُروپ میں استھت ہو جاویں۔ پنجابی میں مثل مشہور ہے کہ گورو بنا گت نہیں۔ اور یہ درست ہے کہ بغیر کسی مہاپُرش کی کرپا سے گیان کی پراپتی نہیں ہو سکتی۔ جو شخص اپنی ہی عقل اور تجربے پر نربھر رہتے ہیں وہ عام طور پر سچائی یا دھرم کے راستہ سے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ایک سچا طالب بھٹک بھٹک کر کبھی نہ کبھی مہاتما بُدھ کی طرح منزل مقصود تک پہنچ ہی جائے گا۔ لیکن اس قیمتی منش جنم کو تجربات میں ہی کھو دینا عقلمندی میں شامل نہیں۔ اس لئے ایک سچے جگیاسو کو اُن مہاپُرشوں کے پاس جو تجربہ کار ہوں اور آتم گیان حاصل کر چکے ہوں۔ اور اپنے بُدھی بل اور وِدّیا کے پرتاپ سے شِشّ کے تمام شکوک رفع کرانے کی سمرتھ رکھتے ہوں۔ اُن کی سیوا میں نہایت شردھا پُوروک حاضر ہو کر برہم گیان کا اُپدیش حاصل کرنا چاہئے۔ جب دُنیاوی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اُستاد کی ضرورت ہے تو آتم گیان کو بغیر گورو کے کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ تعلیم دُنیاوی تعلیم سے کوئی آسان تو نہیں ہے کہ محض اپنے تجربات اور اپنی محدُود عقل سے اس کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ آتم جگیاسو کے لئے پہلا سادھن شرون کہا گیا ہے۔ یعنی شاستروں کا سُننا اور وید کے مہاواکیوں کا سُننا۔ شاستر کیا ہے؟ رشیوں مہارشیوں

نے جو اپنی زندگی میں تجربات حاصل کئے ہوتے ہیں۔ دانائی اسی میں ہے کہ مہاپرشوں نے جو اپنا قیمتی وقت صرف کر کے ہم لوگوں کے لئے دھرم کی شاہراہ تیار کر دی ہے ہم اس پر چلیں۔ وہ گیان جو شاستر۔ گورو اور اپنے انوبھو پر پورا اترے وہی گیان گرہن کرنے کے قابل ہے۔ صرف اپنے ہی انوبھو سے نکلا ہوا گیان کئی دفعہ پورن سچائی سے محروم بھی کر دیتا ہے۔ کیونکہ انسانی عقل ہر وقت سلیم نہیں ہوا کرتی۔ وجہ یہ ہے کہ بدھی پر تین گنوں ست۔ رج اور تم۔ نیز حالات کا اثر پڑتا رہتا ہے۔ اس لئے وہ صحیح سوچ وچار نہیں کر سکتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ شاستروں کا ادھین کسی شاستروتیا یعنی شروتری برہم نیشٹھی مہاپرش سے کر کے بعد میں اپنے انوبھو کو شامل کریں۔ پھر جو گیان حاصل ہو وہی درست ہو گا۔ اور اس پر ہی قائم ہو جانا چاہئے۔

اگر پراچین رشی منیوں کی سوانح حیات کو ملاحظہ کیا جاوے تو بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ گورو دھارن کرنا ایک ضروری امر ہے۔ یوگ واشسٹ میں لکھا ہے کہ جب بھگوان رام تیرتھ یاترا سے واپس آئے تو ان کو سنسار سے ویراگ اتپن ہوا۔ دنیاوی فرض فرائض سے نفرت ہو گئی۔ اپنے شریر کو ناشوان سمجھ کر متفکر رہنے لگے۔ اس وقت ان کو گورو واشسٹ جی نے برہم گیان کا اپدیش دیا۔ اور وہ اپنے دھرم مارگ میں پرورت ہو گئے۔ اسی طرح مہابھارت کے یدھ میں جب ارجن کی سلیم عقل بھی موہ میں پھنس گئی تو اس نے بھگوان کرشن سے کہا۔ کہ میری بدھی کام نہیں کرتی۔ اور میں سوچنے سے قاصر ہوں کہ میں کیا کروں اور کیا نہ کروں۔ میں آپ کو اپنا گورو تسلیم کرتا ہوں۔ اور آپ کی شرن آیا ہوں۔ مجھے کلیان کا راستہ بتا کر کرپا درشٹی کیجئے۔" مول شنکر کو سوامی دیانند بنانے والے سوامی ورجانند جیسے کامل گورو ملے۔ ان کے اپدیش سے ہی سوامی دیانند نے ہندو جاتی میں ایک نئی سپرٹ پیدا کر دی۔ کیا بغیر گورو کے وہ اتنی قابلیت پیدا کر سکتے تھے؟ مسلمانوں میں بھی بلھے شاہ۔ شمس تبریز۔ حافظ شیرازی۔ منصور وغیرہ فقرا ہوئے سب ہی کامل استادوں سے فیضیاب ہوئے۔ خواجہ حافظ صاحب فرماتے ہیں ؎

گرت پیر مغاں گوید بہ مے سجادہ رنگیں کن
کہ سالک بے خبر نہ بود زراہ و رسم منزلہا

مل گیا جس کو بھی کامل رہنمائے زندگی
ہو گیا حاصل اسی کو مدعائے زندگی

گورو گرنتھ صاحب تو گورو مہما سے بھرا پڑا ہے۔ گورو مہاراج فرماتے ہیں ؎

گور پرمیشور پوجیئے من تن لائی پیار
ستگور داتا جیاں کا سب سئی دئی ادھار

ستگور بچن کماوئیے سچا ایہو وچار
بن سادھو سنگت رتیا مایا موہ سب چھار

میرے ساجن ہر ہر نام سمال
سادھو سنگت من وسے پورن ہووے گھال

گور سمرتھ اپار گور وڈبھاگی درشن ہوئی
گور اگوچر نرملا گور جیڈ اور نہ کوئی

گور کرتا گور کرن ہار گورمکھ سچی سوئی
گور تے باہر کچھ نہیں گور کیتا لوڑے سو ہوئی

گور تیرتھ گور پارجات گور منسا پورن ہار
گور داتا ہر نام دیئی ادھرے سب سنسار

گور سمرتھ گور نرنکار گور اوچا اگم اپار
گور کی مہما اگم ہے کیا کتھے کتھن ہار

جتڑے پھل من بانچھئے تتڑے ستگور پاس
پورب لکھے پاونے ساچ نام دے راس

ستگور سرنی آئیاں بوہڑ نہیں وناس

محلہ ۵

کام کرودھ ہنکار ماتے ویاپیا سنسار
ست سنتوکھ دیا کماویں ایہہ کرنی سار
جو دیسے سو سگل توں ہیں پسریا پاسار
پو سنت سرنی لاگو چرنی مٹے دُکھ اندھیار
آپ چھوڑ سب ہوئے ریناجس دئی پربھ ہنکار
کہو نانک گورُ بھرم کاٹیا سگل برہم وچار

بھگتنی دیا بائی جی اپنی بانی میں لکھتی ہیں سے

گورُو بن گیان دھیان نہیں ہوئے
گورُو بن رام بھگتی نہیں جاگے
گورُو ہی دین دیال گوسائیں
پلٹیں کریں کاگ سے ہنسا
گورُو بن چوراسی لکھ جوئے
گورُو بن اشبھ کرم نہیں تیاگے
گورُو شرنے جو کوئی جائی
من کے مٹیں سب ہی سنسا

اس لئے کہنا پڑتا ہے کہ کامل استاد کے ذریعہ منزل مقصود تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔ ایک بچے کو ابجد کا قاعدہ دے دو۔ کیا وہ اپنی عقل سے یا اپنے تجربات سے خود بخود پڑھ جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ اس لئے دھرم شاستر اور دیگر مذاہب کی کتب مہاتما۔ یوگی۔ نیز اپنا ذاتی تجربہ بھی اس بات کا شاہد ہے کہ کامل گورُو کا دھارن کرنا از بس ضروری اور ازحد مفید ہے لیکن شرط یہ ہے کہ گورُو شروتری یعنی شاستر ودیا اور برہم نیشٹھی جس کی برہم میں نِشٹھا ہو ہونا چاہیئے۔ پاکھنڈی گورُو دھارن کرنے سے سراسر نقصان اور اگیان بڑھے گا جن نام نہاد گورُوؤں کے اندر ابھی دُنیاوی خواہشات موجود ہیں۔ من اور اندریاں جن کے بس میں نہیں ہیں۔ ان کا فوراً تیاگ کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ ایسے پاکھنڈی لوگ ہی دھرم کی جڑیں اُکھیڑنے والے اور لوگوں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے لئے نرک میں بھی جگہ نہیں۔

فی زمانہ ویدک دھرم کے پرچار کی کمی کے باعث انیک مت متانتر پیدا ہو گئے ہیں۔ اور رادھا سوامی مت کی کامیابی کو دیکھ کر کئی نام نہاد گورُو بن گئے ہیں۔ جن کو سنسکرت ودیا تو درکنار انگریزی اور اردو کی تعلیم بھی میسر نہیں ہوئی۔ اور محض گورُو گرنتھ صاحب کے چند شبد زبانی یاد کر کے گورُو کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ مورخہ $\frac{۵}{۶۳}$ ۸ کے اخبار ملاپ میں ایک خبر چھپی تھی کہ شکتی نگر دہلی میں ایک گورُو نے کئی ہزار روپیہ اپنے چیلے سے اینٹھ لیا۔ اور چیلے کو اپنی رقم لینے کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑا۔ ایسے ہی انیکوں گورُو بھولی بھالی جنتا کو ٹھگ رہے ہیں۔ آج کل اصلی اور نقلی گورُو کی پہچان مشکل ہو گئی ہے۔ تاہم شاستر کاروں نے صحیح گورُو کی پہچان کے لئے جو کسوٹی رکھی ہے وہ یہی ہے کہ گورُو شروتری اور برہم نیشٹھی ہونا چاہیئے۔ یعنی وید اور شاستروں کی تعلیم کا گیاتا ہو۔ اور برہم میں نشٹھا والا ہو۔ اور ایسا گورُو وہی ہو سکتا ہے کہ جس کو اپنا نیا پنتھ چلانے، اپنی پوجا کرانے، اپنا آشرم بنانے اور دھن اکٹھا کرنے اور مان بڑائی وغیرہ وغیرہ کی کوئی بھی خواہش دامنگیر نہ ہو جس کا جیون سادہ جسکی خوراک اور پوشاک سادہ ہو۔ جو ایکانت میں استریوں کے پاس نہ بیٹھتا ہو۔ اور نہ ہی اُن سے کسی قسم کی سیوا کراتا ہو۔

موجودہ زمانہ میں کئی طرح کے پاکھنڈی سادھو جنہوں نے نہ ہی تو کوئی سادھن کیا ہے اور نہ ہی وید کی تعلیم کو حاصل کیا ہے۔ جن کا کام صرف اچھے اچھے سوادشٹ پدارتھوں کو پیٹ بھر کر کھانا اور سُکھ کی نیند سونا ہی رہ گیا ہے۔ وہ سنسار میں گورُو مانے جا رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے شاگرد اُن کو

ایشور کا اوتار مانیں اور اُن کی پوجا کریں۔ دھرم مارگ پر چلنے والے سچے جگیاسوؤں کو ایسے نام نہاد گرُدوؤں سے بچنا ہی چاہیئے۔ ایسے لوگ خود اندھکار میں ہیں۔ اور دُوسروں کو بھی گیان کی سچی روشنی سے محرُوم رکھ رہے ہیں۔ جن مہا پُرشوں کو آتم گیان کی پراپتی ہو جاتی ہے وہ اپنا نیا پنتھ نہیں چلاتے اور نہ ہی چیلے مُونڈتے ہیں۔ اُن کی تمام دُنیاوی خواہشات کافور ہو جاتی ہیں۔ وہ اپنی آتما میں ہی ترپت رہتے ہیں۔ شری سوامی رام تیرتھ جی مہاراج جب امریکہ گئے تو وہاں اُن کے کئی لوگ معتقد ہو گئے۔ اور انہوں نے سوامی جی کے نام پر ایک سوسائیٹی قایم کرنے کی تجویز رکھی تاکہ پرچار کا کام وسیع پیمانہ پر کیا جا سکے۔ لیکن شری سوامی جی مہاراج نے اُن کو اجازت نہ دی۔ اور فرمایا کہ دُنیا میں جتنی سوسائیٹیاں ہیں وہ سب رام ہی کی تو ہیں۔ رام کوئی نیا مذہب یا نئی سوسائیٹی قائم کر کے محدُودیت کا سبق سکھانا نہیں چاہتا۔

ہندوؤں میں اس قدر فرقے اور مت بن گئے ہیں کہ ان کا شمار کرنا ہی مشکل ہو گیا ہے۔ ذرا سے اختلاف کے سبب جھٹ ایک نیا فرقہ بن جاتا ہے۔ اور جس قدر یہ فرقہ جات زیادہ ہو رہے ہیں اسی قدر تفرقہ پڑ کر قومیت کی بیخ و بُنیاد کو اُکھاڑ رہے ہیں۔ اس لئے ایشور کے سچے پریمی کو کسی فرقہ یا مت سے اپنے آپ کو منسُوب نہیں کرنا چاہیئے بلکہ جہاں سے بھی سچائی ملے وہاں سے اُسے حاصل کر کے اپنے جیون کو سپھل بنانا چاہیئے۔

اوم شم

گورکھ ناتھ نندہ

مشکل

پنڈت رام لعل جی سالک

سرِ حق کا ہے حدِ فہم میں آنا مشکل
اور اسے چھوڑ کے بن جانے بھی جانا مشکل

اُس قدر دُور ہے منزل پہ رسائی اپنی
جس قدر تیرگیٔ دِل ہے مٹانا مشکل

جس نے اک بار مئے عشقِ الٰہی پی لی
ایسے مے نوش کا پھر ہوش میں آنا مشکل

یُوں تو آسان ہے کہنے کو انا الحق کہنا
مثلِ منصُور مگر دار پہ آنا مشکل

جو کوئی واقفِ اسرارِ حقیقت کر دے
ایسے مرشد کا ہے در چھوڑ کے جانا مشکل

کُوچۂ یار کی یہ شرط نرالی دیکھی
جانا آسان مگر لوٹ کے آنا مشکل

یُوں تو ممکن ہے ہر اک بندے کا مولا ہونا
کہنا آسان مگر کر کے دکھانا مشکل

پردۂ شب میں فقط شمع نے قربانی لی
رہ زیر دشمن میں تھا پروانے کا آنا مشکل

رمزِ عرفاں تو بتا دیتے ہیں مرشد پل میں
بات سیدھی ہے مگر اس کا نبھانا مشکل

بے غرض دہر میں ہر کام کئے جاتا ہوں
بارِ حاصل ہے مجھے سر پہ اُٹھانا مشکل

جلوۂ نُور تھا آسان وہ لے مُوسےٰ کو
شوقِ دیدار تھا سینے میں چھپانا مشکل

میں نے ہر چیز یہاں صورتِ لیلیٰ دیکھی
صُورتِ قیس تھا آپے کو مٹانا مشکل

جب سے پروانے سے ہے شرطِ محبت سیکھی
اب نہیں ہستی موہوم مٹانا مشکل

راز بردارِ حقیقت ہے ازل سے سالک
راز دل میں ہے مگر لب پہ ہے لانا مشکل

گورو پوجا

ویاس پوجا کے اپلکھش میں خاص اوسر کے لئے

از قلم سنت ہری سنگھ جی

دھارنا۔ مائی گوبند پوجا کہاں لے چڑھاؤں"

"دودھ تاں بچھڑے تھنوں بٹاریو۔ پھول بھنور جل بین[2] بگاڑیو
مائی گوبند پوجا کہاں لے چڑھاؤں اور نہ پھول انوپ نہ پاؤں
میلاگر[3] بیرہے ہے بھوئنگا[4]۔ بکھ امرت بسیں اِک سنگا
دھوپ دیپ نئی ویدیہ[6] باسا۔ کیسے پوجا کرے تیری داسا
تن من اروں پوج چڑھاؤں گور پرساد نرنجن پاؤں
پوجا ارچا آہے نہ توری کہہ رویداس کون گت موری"

یہ شبد کئی بار راقم کے مکان پر رو ہی داد کے ست سنگ میں ویاس پوجا کے شبھ دوس پر پورے ساز کے ساتھ کیرتن کے روپ میں گایا گیا اور اس کی ویاکھیا بھی کی گئی۔

(لغات۔ بٹاریو۔ بگاڑ دیو ارتھات جوٹھا کر دیو۔ بین[2] مچھلی۔ میلاگر[3] چندن۔ بھوئنگا۔ سرپ[5]۔ بیڑے گھیرے رہتے ہے۔ نئی ویدیہ[6]۔ مشٹ انیہ یا پوجا میں بھینٹ)

گورو پوجا جو "ویاس پوجا" کے نام سے پرسدھ ہے اس کے اپلکھش میں ہم یہ اوپر کے شبد کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ یہ شبد بھگت راج رویداس جی نے گجری راگ میں گورو گرنتھ صاحب کے اندر کہا ہے اس کے اندر بھگت جی نے بھگوت پوجن یا گورو پوجا کے اندر کسی ایک خاص رہسیہ کا سنکیت کرنے کی غرض سے پہلے پوجا کی تمام سامگری کا کھنڈن کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اے بھگوت تیری پوجا کے لئے میں کیا لاؤں اور کیا چڑھاؤں۔ سب سے پہلے دودھ تو گائے کے بچھڑے نے تھنوں میں ہی جوٹھا کر دیا۔ اس لئے وہ بھلا کب پوجا کے یوگیہ رہا۔ اسی طرح پھول بھنورے نے اور جل بین (مچھلی) نے بھی بگاڑ دیا۔ کیونکہ سب سے پہلے پھول بھنورے نے سونگھا۔ اور جل مین نے جوٹھا کر دیا۔ اتاہ یہ بھی پوجا کی سمگری کے یوگیہ نہیں ہے۔ پھر اور کوئی بڑھیا پھول میں پاتا نہیں۔ جس سے میں آپ کی پوجا کروں۔ تو اے ناتھ۔ اسے بھی سرپوں نے پہلے سے گھیر رکھا ہے۔ کیونکہ بھوئنگ (سرپ) بھی اپنے وِش (زہر) سے ہونے والی تپت کی شانتی کے لئے اسے برکھش استھا ہی گھیرے رکھتے ہیں۔ اس لئے وِکھ اور امرت دونو کا ایک ہی جگہ نواس ہونے سے وہ بھی پوجا کے یوگیہ نہیں رہتا۔ دھوپ دیپ اور نئی ویدیہ بھی اسی طرح نکمے ہیں۔ کیونکہ انہیں بھی تت تنت پرانی پہلے ہی گرہن کر لیتے ہیں۔ دھوپ تو جگنے ہی پہلے آدمی کی ناسکا تک پہنچتا ہے اور جوٹھا ہو جاتا ہے۔ دیپ پر پتنگا اور نئی ویدیہ پر مکھی پوجا سے پہلے ہی چلے آتے ہیں۔ اس لئے یہ سب وستوئیں بھی پوجا کے لئے پریایت نہیں کیونکہ اشدھ ہو جاتی ہیں۔ اب بتلاؤ اے بھگوت۔ یہ داس تمہاری پوجا کس سمگری سے کرے۔

ہمارے پاٹھک اس موقع پر یہ اعتراض ہرگز نہ کریں کہ اگر دھوپ دیپ نئی ویدیہ جل پھل پُشپ اور چندن آدی تمام وستوئیں پُوجا کی سمگری ہونے کے لائق نہیں تو پھر بھگوت پُوجن انھوا گورو پُوجا کس چیز سے کی جاوے۔ کیونکہ ہر کوئی ان دستوؤں سے ہی ٹھاکروں اور گوروؤں کو مندروں اور گوردواروں میں پُوجتے دیکھے گئے ہیں۔ تو اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ ان کا ایسا کہنا بہت حد تک دُرست ہے۔ کیونکہ سگن ساکار پرمیشور کی پرتماؤں کی پُوجا ہمیشہ ایسی سمگری سے ہی ہُوا کرتی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ وہ لوگ جو پرمارتھ پتھ پر تھوڑے اگرسر (Advanced) ہیں اور مورتی پُوجا سے اُٹھ کر سگن نراکار یعنی ایشور تتو کی اُپاسنا میں اُتر آئے ہیں اُن کی پُوجا کا پرکار پُورب اوکت مُورتی پُوجکوں سے ویلکھشن ہی ہُوا کرتا ہے اور ٹھیک اس بات کا سنکیت بھگت راج رویداس جی نے اُوپر والے شبد کی آخری پنکتیوں میں کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اے پربھو۔ اب جبکہ تمام وستوئیں تمہاری پُوجا میں کافی نہیں تو بس اب میں اپنے تن من کو ہی شری چرنوں میں ارپن کرتا ہُوں۔ اور گُورو پرساد سے آپ کی پراپتی کرتا ہُوں۔ پاٹھک پھر شاید کہیں گے کہ تن اور من بھلا کہاں تک شُدھ وستوئیں سمجھی جا سکتی ہیں۔ جو بھگوت پوجن میں اُپیوگی ثابت ہوں۔ کیونکہ ظاہراً یہ تن غلیظ گندہ اور اپوتر ہے اور من بھی انیک پاپ کی واسناؤں اور وشے آسکتی آدی ملین سنسکاروں سے اشُدھ ہے وہ بھی بھلا کب بھگوت پُوجن انھوا گورو پُوجا میں پرایت ہو سکتے ہیں تو اس کے سمادھان کے لئے بھی یہی جواب ہے کہ یہاں آتم سمرپن یا آتم نویدن بھگتی کی طرف ہی بھگت راج کا سنکیت ہے اور یہ ہی اس میں پرم رہسیہ کی بات تھی جس کو اپنے اندر گُپتیہ رکھ کر آپ نے دھُوپ دیپ آدی تمام پُوجا کی سمگری کا کھنڈن کر دیا تھا۔ اس سے جان لو کہ بھلے ہی مُورتی پُوجکوں کو دھُوپ دیپ چندن پُشپ آدی سے سگن ساکار کی پُوجا کرنے میں کوئی دوشش نہیں۔ کیونکہ

Ideal worship is the crudest form of worship

ایسا ہمارے آچاریہ مانتے ہیں تو بھی سگن نراکار اُپاسنا میں تو آتم سمرپن یا آتم نویدن ہی پُوجا کا اعلےٰ پرکار مانا جاتا ہے۔ وہاں تن من آدی ہی پُشپ پھل استھانی سمجھے جائیں گے۔ بھگتی سمپردائے والوں نے بھی آتم نویدن بھگتی کو تمام دُوسری بھگتی کے سادھنوں سے اُوپر اور سریشٹ بتلایا ہے۔ شریمد بھاگوت کے اندر نودھا بھگتی کے پرکار کو بتلاتے ہوئے مہرشی وید ویاس جی نے یہ نیچے کا شلوک لکھا ہے اس پر بھی غور کی جاوے۔

श्रवणं कीर्तनं विष्णो: स्मरणं पाद सेवनम् ।
अर्चनं बन्धनं दास्यम् सख्यं आत्म निवेदनम् ॥

ارتھات وشنو (پرمیشور) کے ناموں کو اور اس کی کتھاؤں کو شرون کرنا۔ کیرتن کرنا۔ سمرن کرنا۔ پُوجن کرنا۔ نمسکار کرنا۔ داس بھاو رکھنا اور پھر سب کچھ ہی اس میں سمرپن کر دینا یہ وشنو میں نو طرح کی بھگتی مانی جاتی ہے) مگر جان لو کہ ان کے اندر آدی سمرپن رُوپا بھگتی یا آتم نویدن رُوپا بھگتی ہی سب سے سریشٹ مانی گئی ہے۔ کیونکہ اس کے اندر اہنکار کا پُورن تیاگ ہو جاتا ہے۔

اور بھگت کا آپا بھاؤ بھگوان میں ایک ہو جاتا ہے۔ اسی کو ان کی پری بھاشا میں سایُج بھاؤ کی پراپتی بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ اس آتم نویدن ودھکشا سے ہی اُوپر والے شبد میں بھگت راج شری رویداس جی نے اور اور دھوپ دیپ آدی پوجا کے پرکار کو منع کرتے ہوئے فقط آتم سمرپن کو ہی شیشٹ کہا اور کہا۔ "تن من ارپوں پوج چڑھاؤں۔ گور پرساد نرنجن پاؤں"

باقی اپنی پرم نمرتا کو درشاتے ہوئے آخری بند میں یہ بھی کہا کہ اے بھگون۔ ایسی آتم نویدن بھگتی آپ کی میں کر نہیں سکا۔ اتاہ اے ناتھ۔ میری کون گتی ہوگی۔ اور بھگوت کے دربار میں یہ فقط آپ کی عاجزی اور انکساری کا ہی ایک نمونہ ہے۔ جو کہ ہمیشہ مہا پرشوں کا ہی شیوہ چلا آیا ہے

ٹھیک اسی قسم کا ایک اور شبد بھگت شرومنی نام دیو جی نے بھی اُچارن کیا ہے اور وہ بھی گورو گرنتھ کے اندر ہی آسا راگ میں سُنا گیا ہے۔ اُسے بھی ذرا دھیان دے کر مطالعہ کریں۔ وہ یہ ہے۔

"آنی لے کمبھ بھرائی لے اُدک ٹھاکر کو اشنان کروں
بیالیس لکھ جیو جل میں ہوتے بیٹھل بھیلا کاہے کروں
جتر جاؤں تت بیٹھل بھیلا۔ مہاں آنند کرے سد کیلا
آنی لے پھول پروتی لے مالا ٹھاکر کی ہون پوج کروں
پہلی باس لئی ہے بھنورے بیٹھل بھیلا کاہے کروں
آنی لے دودھ ریدھائی لے کھیر ٹھاکر کو نیّ وید یہ کروں
پہلے دودھ بٹاریو بچھڑے بیٹھل بھیلا کاہے کروں
ایبھے بیٹھل اوبھے بیٹھل۔ بیٹھل بن سنسار نہیں
تھان تھننتر نامانی پرنوے پور رہیو تو سرب مہی"

مطلب۔ بھگت راج نام دیو جی کے ہردے کے منوہر بھاؤ اس شبد میں درشن ہوتے ہیں۔ ایک دن کام دیو جی نے سوچا کہ ایک کمبھ (گھڑا) لاؤں۔ اور اسے جل سے بھر دوں۔ اور ٹھاکر جی کو اشنان کراؤں مگر پھر سوچنے لگے کہ جل میں تو بیالیس لاکھ جیو رہتے ہیں۔ وہ جل کیونکر پوتر اور شدھ ہوگا۔ اتاہ بیٹھل ناتھ کی پوجا کیونکر کروں۔ (دکشن دیش میں ٹھاکر کو بیٹھل اور پوجا کو کھیلا کہتے ہیں) پھر خیال آیا کہ اچھا بھلا پھول لاؤں۔ اور اس کی ایک مالا پرو کر ٹھاکر جی کو پہناؤں۔ مگر جھٹ ہی دوسرا خیال آیا کہ وہاں بھی تو اس کی سوگندھی جب پہلے بھنورے نے لی ہے تو وہ بھی پوجا کے لائق کہاں رہا۔ اتاہ اس سے بھی بیٹھل ناتھ کی پوجا نہیں ہو سکتی۔ پھر وچارنے لگے کہ اچھا دودھ ہی لاؤں اور اس کی کھیر بنا کر ٹھاکر جی کو نیّ ویدیہ ارپن کروں۔ مگر اس وچار کو ایک دوسرے خیال نے فوراً رد کر دیا۔ کہ وہ بھی اگر سب سے پہلے بچھڑے نے ہی جوٹھا کر دیا ہو تو وہ بھی پوجا کے یوگیہ کہاں رہا۔ اتاہ اس سے بھی ٹھاکر جی کی پوجا نہیں ہو سکتی۔

اسی طرح کے وچاروں میں ہی تھے کہ تب پوجن کیونکر کروں۔ تو اکسمات ہی ان کے ہردے میں ایک بات آئی جس سے سب سمادھان ہو گیا۔ اور خود کو کہنے لگے۔ او بھولے نام دیو۔ کن وچاروں میں تو پڑا ہے۔ ذرا دھیان دے کر دیکھ۔ کہ ان جیووں کے روپ میں نت تت وشے کون بھوگتا ہے۔ تھوڑے ہی سمے میں یہ نرنے ہو گیا کہ خود پرماتما ہی ان ان بچھڑے آدی کے دیہوں میں

آیا ہوا سب کچھ گرہن کر رہا ہے۔ تو پھر اس قسم کی شنکا ہی کیوں کی جاوے۔ کہ پوجا کے لئے سب وستوئیں اپوتر ہونے سے اپریابت ہیں۔ بس اس قسم کا اعلےٰ وچار من میں پیدا ہوتے ہی بدھی کھل گئی اور آشکارہ بول اٹھے۔

"جت جاؤں نت بیٹھل بھیلا۔ مہاں آنند کرے سد کیلا" اور

"ایہے بیٹھل اوہے بیٹھل۔ بیٹھل بن سنسار نہیں
تھان تھننتر ناناں پرلوے۔ پور رہیو تو سرب مہی"

ارتھات جدھر کدھر وہ بھگوان بیٹھل نا تھ ہی موجود ہیں ان کی ستا بناں تو سنسار کی ستا ہی کچھ نہیں۔ وہ خود ہی انیک شریروں کی اُپادھی لے کر سب میں سب کچھ ہو کر بھوگتے ہیں۔ اور یہ ان کا ایک ادبھد کھیل ہے۔ یوں وہ اپنے نجانند کو آپ ہی پرگٹ کر رہے ہیں۔ اس طرح کی وچار دھارا سے انہوں نے اپنے چت کا سمادھان کر لیا اور پرسن من ہو کر سماہت ہو گئے۔ اے پاٹھک گن۔ اس لئے کسی وجہ سے بھی یہ پوجا دھوپ دیپ آدی استھول پوجن سے کم نہیں۔ اپی تو ہم کہیں گے کہ ایسی پوجا سرب سادھنوں کا پھل سروپ ہے۔ اور بیٹھا رنتھ بیں او شکتا بھی اسی ایشور درشٹی کی ہے۔ یوں ان دونوں بھاگوت بھگتوں کا بھلے ہی اپنے اپنے شبدوں میں درشٹی کون الگ الگ ہو تو بھی جہاں رویداس جی نے آتم نویدن کا سنکیت آپنے شبد میں کیا ہے۔ وہاں نام دیو جی نے سرب آتم درشٹی کا اشارہ دیا ہے پر مارتھ درشٹی سے تو دونو ہی اُپاسنا چونکہ ایک ہی ہیں اس لئے ہم نے بھی ان دونوں شبدوں کے آدھار پر ان ہی دونوں اُپاسناؤں کا سنکیت کیا ہے۔ جنہیں یقیناً دھوپ دیپ آدی کے پوجن پرکار سے سروتھا اُدپر اور اونچا ہی سمجھنا چاہیے۔

اب پھر یہ گورو پوجا کی کیا او شکتا ہے اور کیوں اس کے لئے ویاس پوجا کے نام سے ایک خاص دن بھی ہمارے شاستر کاروں نے نشچے کیا ہوا ہے۔ کیونکہ یہ دن بڑی دھوم دھام سے بھارت کے اندر منایا جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بھگوت پراپتی میں بیان ہوئے تمام سادھنوں کے اندر گورو پوجا کو ایک خاص استھان ہے جہاں وید प्राचार्यवान पुरुषो वेद ایسا اُدیش دیتا ہے کہ فقط آچاریہ کی اُپاسنا سے ہی بھگوت تتو کو جانا جاتا ہے۔ وہاں ہمارے گورو صاحبان نے تو اس بات کی تصدیق سینکڑوں بلکہ ہزاروں واکیوں سے کی ہے چنانچہ ہم یہاں ان میں سے کئی ایک وچن بطور اشارہ کرتے ہیں۔ ہمارے پاٹھک ان پر دیرگھ درشٹی دیویں۔

(۱) "گورو گورو گورو کر من مورے۔ گورو بناں میں ناہیں ہورے" اور "گورو پرمیشور ایکو جان"

(۲) "گور جیہا ناہیں کو دیو جس مستک بھاگ سو لاگا سیو
نانک سو دے سرت ————— وید پار برہم گور ناہیں بھید"

(۳) "پچھوں کنچن بھیو شبد گور شرونی سیو بکھ تے امرت ہویو نام ست گور مکھ بھنیو
مرہو بیعم لال ندرست گور جد دھارے پاہن مانک کرے گیان گور کہیو بچارے
[illegible] ست گور کیو گھد دید دتن سکے گیا سنگو تپون تن پرسیا سیس پیت تمرنر بھیا"

(۴) "گورمیں دکھا بہو لوئینا۔ ایتیں اونئیں گھٹ گھٹ گھٹ توں ہی توں ہی موہنا"

(۵) "مائی چرن گور بیٹھے وڈے بھاگ دیو۔ پرمیشور کوٹ پھلاں درشن گور ڈیٹھے"!

(۶) "تِس گور کو سمروں سانس سانس، گور میرے پران گور میری راس

گور کا درسن دیکھ دیکھ جیواں گور کے چرن دھوئے دھوئے پیواں

گور کی دین نت مجن کروں جنم جنم کی ہوں میں مل ہروں

تِس گور کو جھلا بروں پانکھا جہاں اگن تے ہاتھ دے راکھا

تِس گور کے گرھیہ ڈھوو دوں پانی جس گور تے اکل گت جانی

تِس گور کے گرھیہ بیوں نیت جس پرساد ویری سب میت

جن گور موکو دینا جیو اپنا داسرا آپے مل لیو

آپے لائیو اپنا پیار سدا سدا تِس گورو کو کریں نمسکار

کل کلیش بھے بھرم دکھ لاتھا کہو نانک میرا گور سمرا تھا" (اتیادی)

پھر ہمارے اُپنشد کار تو

यस्य देवे परा भक्तिः यथा देवे तथा गुरौ ।

तस्यैते कथिता ह्यार्थाः प्रकाशन्ते महात्मनः ॥

ارتھات جس کی دیو (پرماتما) میں پرم بھگتی ہے اور جیسے دیو میں ہے ویسی ہی گورو میں بھی ہے۔ اس مہاتما کے پاس (تمام شاستر پران اور وید ویدانتوں میں) کہا ہوا سبھی ارتھ خود بخود پرکاشت ہو جاتا ہے۔ اس طرح اعلانیہ پکارتے ہیں۔ اتاہ ہر ممکشو کو چاہئے کہ وہ پرماتما کی پراپتی کے لئے گورو پوجن کرے اور ویاس پوجا دوس کو بڑے سماروہ سے منائے۔ کیونکہ پرمپرا سے ایسا ہی ودھان چلا آیا ہے۔ اوم شم شری گورو چرن کملے بھیونمہ

وقت کی قدر

از شری کانشی رام جی چاولہ

۱۔ کیا آپ اپنی زندگی سے پیار کرتے ہو تو وقت کا ایک لمحہ بھی رائگاں نہ جانے دو۔ زندگی ایک ایک لمحہ کے ذخیرہ کا نام ہے۔

۲۔ انسان کا چال چلن دو باتوں پر منحصر ہوتا ہے۔ اول یہ کہ اس کے خیالات کیسے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے وقت کو کس طرح گذارتا ہے۔

۳۔ زمانہ یا وقت ظاہرا طور پر تو بڑا بھولا بھالا اور معصوم دکھائی دیتا ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ ظالم زندگی کی جڑ برابر کاٹتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے اس سے ہمیشہ خبردار رہو۔

۴۔ جس کام کے کرنے میں جلدی نہیں اسے خوب سوچ وچار کر کرو۔ لیکن جو کام جلدی کرنا ہے اس میں دیر نہ لگاؤ۔

۵۔ خواہ کتنے سال جیتے رہو لیکن جو قیمت عمر کے پہلے بیس سال کی ہے وہ اور کسی کی نہیں ہو سکتی۔

۶۔ اگر زندگی عزیز ہے تو وقت کی قدر کرو۔

حاجتِ مُرشد

ازقلم شری چرنجی لال گپتا آتش

گورو بانی: بن ستگور کنے نہ پائی پرم گتی۔ پوچھو سگل بید سمرتی

منشی سورج نرائن صاحب مہر فرماتے ہیں۔

حاجتِ مُرشد نہیں ہے بے سبب
آ سمجھ کر دے تجھے توفیق رب

راہزنوں کا راہِ عرفاں میں ڈر
راہ کب طے ہو سکے بے راہبر

رہبر بغیر کھائیں بہت ہم نے ٹھوکریں
اے عشق راستہ نہ ترا مستقیم تھا

گر سمجھتے ہیں تجھے اے مہر معنی انا
جا کے کر شاگردیٔ منصور اے مردِ خدا

وادیٔ عشق میں وہ کھیت رہے
نہ ملا جن کو رہنما کوئی

اے مہر انانیت کا جنگل ہے گھنا
اور اس میں گم کیا ہے تو نے رستا

رہبر نہ ملا تو بس خدا حافظ ہے
جنگل ہی میں یوں سمجھ کر تو کھیت رہا

چلتا ہے چار کوس بھی راہ اگر
رستہ لیتا ہے پوچھ ہر ایک بشر

عرفاں کے ہیں پیچدار رستے ان میں
حیرت ہے مجھے چلا ہے تو بے رہبر

فارسی اشعار معہ ترجمہ

مُرشدِ کامل ہمہ را آرزوست
غیرِ مُرشد کس نیابد راہِ درست
(بھائی نندلال)

تمام جیو پورے ستگورو کو ملنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ پورے ستگورو (مُرشدِ کامل) کے بغیر کسی نے بھی ایشور کا رستہ نہیں پایا۔ لیکن یہ سچ ہے کہ پورے ستگور انسان کو بھاگوں سے ملتے ہیں۔

رو بجو یارِ خدارا تو زود
چوں چناں کردی خدا یارِ تو بود
(مولانا روم)

جا۔ مُرشدِ کامل کی جلد تلاش کر۔ جب تو ایسا کرے گا تب پرمیشور تجھ کو مل جائے گا۔

بکوئے عشق منہ بے دلیل قدم
کہ گم شد آں کہ دریں رہ برہبرے نرسید (حافظ)

عشق کے کوچہ میں رہبر کے بغیر ایک قدم بھی نہ رکھو۔ کیونکہ اس کوچے میں جو رہنما تک نہیں پہنچا وہ گم ہو جاتا ہے۔ یعنی راستہ میں ہی ٹھوکریں کھاتا رہتا ہے۔

آبِ حیواں اندرونِ خانہ ہست
لیک بے ہادی جہاں بیگانہ است (بھائی نندلال)

امرت کا چشمہ گھر کے اندر ہی ہے لیکن پورے ستگور کے بغیر دنیا اسکو حاصل نہیں کر سکتی اس لئے طالبِ حق کو پہلے رہبر کی تلاش کرنی چاہئے۔

آتم بودھ

گذشتہ سے پیوستہ

"اُٹھ جاگ تو سہی! اگیان رُوپی زن فاحشہ سے ہم آغوش ہوکر کب تک سویا رہے گا؟ تو خواب دُنیا میں پھنس کر موت کو طبیب اور مرض کو اپنی دوا کب تک سمجھتا رہے گا؟ جان جہاں (اپنی ذات) کا جلوہ دیکھو۔ بستر جہالت پر انگڑائیاں لینی چھوڑ دو۔ دولت منطق سائنس اور فلاسفی کے گورکھ دھندوں میں کب تک اپنے آپکو گم کئے رکھو گے؟ کہاں تک دوزخ اور تکلیف کے جیل خانوں میں دھکے کھاؤ گے؟"

بیرونی جاہ وجلال، دینوی کروفر اور چند روزہ شان و شوکت کے بدلے حقیقی سرور اور لازوال خوشی کو ہاتھ سے مت دو۔ بجھی ہوئی قلعی (چونے) کا چھوٹا سا گولا دیکھ اس کی سفیدی پر دلدادہ ہے۔ اس کے بدلے اپنے ہاتھ والا تازہ مکھن کا پیڑا مت بدل لو پچھتاؤ گے یہ چونا کھایا ہوا کلیجہ پھاڑ دے گا۔ جگر خون کر دے گا۔ مار ڈالے گا۔

پیارے۔ جس اشتیاق سے دولت کو اکٹھا کرنے میں روز وشب محنت کرتے ہو اور کچھ ہاتھ بھی نہیں آتا۔ اسی جانفشانی سے رُوحانی ترقی کے لئے بھی کچھ وقت صرف کرو تو حیات ابدی حاصل ہو جائے گی۔

آتم گیان بیخوفی اور ابھے کا طریق ہونے کی وجہ سے جہالت، تعصبات اور توہمات کے خلاف علم جہاد بلند کرتا ہے۔ اور روزانہ زندگی میں وہ روشن اور نُورانی شعاع داخل کرنا چاہتا ہے جسکی عدم موجودگی کی وجہ سے انسانی تقدیریں خفتہ ہیں وہ تقدیر جن بھوت۔ دوزخ بہشت۔ شدنی وغیرہ کی چٹانوں کو کاٹ کر راستے نکالنے والے دریا دل انسان پیدا کرنے کا متمنی ہے۔ وہ دُنیا کے ہر بشر کے رگ و ریشے میں نیا اور تازہ خون بھرنے کا خواہشمند ہے۔

از شری بھاگ مل ساٹینی

آتم گیان اپنے عزائم اور شیریں جذبات کا اظہار ایک محترم شاعر کی برتریں آرزوؤں سے پربیر الفاظ کے ذریعہ بولا کرتا ہے۔ ؎

بدل اے ننگ ہستی اس جہاں میں زندگانی کو
تو اپنی ہمتوں سے خود نیا سامان پیدا کر
بدلنا دور گردوں کی نشانی ہے زمانے میں
شرار آرزو سے زندگی کی شان پیدا کر
برس جا چار عالم میں دلا! ابر کرم بن کر
محبت سے جہاں کے بحر میں طوفان پیدا کر
بدل دے نقش کہنہ کو نئی آباد دُنیا سے
بدل جس کا نہیں ممکن تو وہ میدان پیدا کر
گذر جا جان سے اپنی تبسم تب مزا آئے
تمناؤں کے خون سے حرکت ایمان پیدا کر
عمل سے زندگی بنتی ہے اس دُنیائے فانی میں
عمل ہی کامرانی ہے عمل کی زندگانی میں

مندرجہ ذیل نکات رُوحانی بہتری اور ترقی کے لئے نہایت مُفید ثابت ہوں گے۔

(۱) سچے دل سے یہی پرارتھنا کرتے رہو۔ آسمان وزمین شانت ہوں۔ سورج چاند تم میں شانتی آوے۔ بنسپتی تم شانت ہو جاؤ۔ پانی وایو اگنی شانت ہو۔ دیو و انترکش شانت ہو اور میں بھی شانت سروپ بن جاؤں۔

(۲) رُوحانی ترقی اور زندگی کو خوش مزیدار اور برکت والی بنانے کے لئے پختہ اعتقاد۔ پوتر اور نیک ارادے، شُدھ آچرن اور پاکیزہ وچار نہایت ضروری ہیں۔

(۳) اپنے من کو دائم نشچل، سنخر، خالی اور ہلکا رکھو۔ خالی تو یہ سوائے سمادھی اور گہری نیند کے کبھی ہوا نہیں۔

یہاں خالی سے مطلب اچھے خیال اور اچھے تصورات سے اُسے پُر رکھنا ہے۔ کیونکہ خیال میں اور تصوّر میں حیرت انگیز طاقت مخفی ہے۔ انسان جس قسم کے خیال یا تصور اپنے دِل میں جاگزین کرتا ہے قدرتی قانون کے مطابق اس قسم کے خیال اور تصوّرات کو آگے ہی آگے جنم ملتا جاتا ہے۔ اس لئے دائم نیک اور پوتر خیالات سے اپنے دِل کو پُر رکھو۔ اُس کا تصوّر بھی کرو۔ رفتہ رفتہ وہ آپ کے دِل و دماغ کا جزو بن جائیں گے۔ اور اِس طرح آپ فرشتہ بن جاؤ گے۔ اور دائم آپ کے ارد گرد پاکیزہ خیالات کا کرّہ بنا رہے گا۔

(۴) چِنتا اور بھے کسی صورت میں نہ کرو۔ اگر تم بے فکر اور نربھے نہیں بنے تو اُس کا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ تم نے آتما کو نہیں جانا۔ آتما کا فکر اور بھے سے کیا تعلق؟

(۵) اپنے آپ کو سُست، نکما، کمزور اور بیکار مت بناؤ۔ بلکہ اپنے کرتویہ کرم کو سرگرمی اور نشکام بھاؤ سے کرو۔

(۶) جب تم سچّی روحانیت کی جانب ایک دفعہ قدم اُٹھاؤ تو تمہیں پہلے مصمّم ارادہ کرنا ضروری ہے تاکہ اس راستہ میں آنے والی ہر تکلیف کا مردانہ وار مقابلہ کر سکو۔

(۷) من بچن اور کرم سے کسی کی دلآزاری نہ کی جائے۔ اس کے بنا ہر قسم کا سادھن ایک قسم کا دھوکا اور فریب ہے۔

(۸) دائم اپنے آپ کو خوش و خرم رکھو۔ اپنے بیٹھنے کے خاص کمرے میں ایک کاغذ پر "خوش مسرور اور ہشاش بشاش" لکھ کر لٹکا دو۔ جب بھی آپکی نظر اُس پر پڑے ایسی حالت میں آنے کی کوشش کرو۔ آہستہ آہستہ آپ ایسا ہی رہا کریں گے۔

(۹) نمبر ۹ کی مانند اپنے کمرے میں کسی اچھے کاغذ پر "میں کبھی ہمت نہ ہاروں گا۔ میرے پختہ ارادے کے راستہ میں کوئی حائل نہیں ہو سکتا۔ میں ضرور کامیاب ہوں گا" لکھ کر لٹکا دو۔ جب بھی اُس کمرے میں جاؤ اُسے بغور پڑھتے رہو۔ اور ایسا ہی خیال کرتے رہو۔

اے بشر اُلجھیں ملک بگڑیں یہ جسم و جاں پلٹ جائے
زمیں لرزے فلک کانپے جہاں سارا اُلٹ جائے
مگر کیا تاب کیا طاقت کہ دِل اور وہ بھی میرا دل
بڑھے اور بڑھ کے گھٹ جائے جمے اور جم کے ہٹ جائے

(مستانہ جوگی)

جب ایک دفعہ کوئی ارادہ کر لیں تو اس کو پورا کرنے کی دھن میں مگن ہو جائیں۔ پھر چاہے کچھ ہو اپنے ارادہ کو تبدیل نہ کریں۔ ہاں یہ بات ضروری ہے کہ جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کریں تو اس کے ہر پہلو پر خوب اچھی طرح سوچ وچار کر لیں۔ فیصلہ کرنے کے بعد خواہ دُنیا ادھر کی اُدھر ہو جائے۔ اس کام کو کر کے چھوڑیں۔

گھر کی چار دیواری میں کرسی پر بیٹھ کر انجام کے فکر اور عاقبت کے خوف کے باعث اپنی موت کا انتظار نہ کرو بلکہ بلند آواز سے "اوم اوم" جپو اپنے آپ کو ایسا سمجھو اور اپنے آتم دیو میں خوشی مناؤ۔ اپنے اندر میں سے اس آنند کو حاصل کرو۔ اور اپنی آتما کا سُکھ لوٹو۔ اپنے آتم آنند کا سواد چکھو۔ اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!

دیکھو قومی شان نہ جائے
مرد ہو میدان نہ جائے
آلس چھوڑو عمل کرو

آیا شرن گوروجی۔ دیجئے چرن سہارا

ٹیک: آیا شرن گوروجی میں جیو دکھ کا مارا....... دیجئے چرن سہارا

۱۔ ہے سوارتھی یہ سب جگ مطلب کے میت لاکھوں
اپنے ہی سکھ کے کارن کرتے ہیں پریت لاکھوں
سوارتھ بغیر بھگون اک پیار ہے تمہارا
...... دیجئے چرن سہارا

۲۔ مایا کی پریت میں ہیں کتنے جنم گنوائے
پایا نہ سکھ ذرا بھی لاکھوں کئے اُپائے
دکھ کشٹ سے بھرا ہے مایا کا سب پسارا
...... دیجئے چرن سہارا

۳۔ اب تو ہے آس تیری ہے اک آدھار تیرا
دینوں کیواسطے ہے اک ٹھور دوار تیرا
او دین بندھو سوامی میں دین ہوں بچارا
...... دیجئے چرن سہارا

۴۔ اُپکار تیرے بھگون کس مکھ سے کہہ سناؤں
شکتی کہاں ہے اتنی مہماں تیری کو گاؤں
سب بھانتی تم نے داتا ہے داس کو سنوارا
...... دیجئے چرن سہارا

([illegible])

سوامی شنکر آچاریہ

از شری گیان چند رمیال جرنلسٹ

ابتدائے آفرینش سے ہی قدرت کا یہ اصول چلا آرہا ہے کہ جب کوئی بڑی ہستی یا کوئی راجہ اپنے حقیقی فرض کو بالائے طاق رکھکر من مانی کاروائی شروع کردیتا ہے۔ تو عین وقت پر بھگوان کوئی نہ کوئی لیڈر یا مدبّر رہنما کو انسانی جامہ میں بھیج دیتا ہے۔ جو دیش کے اندھکار کو دُور کر کے امن اور شانتی کی ستھاپنا کردیتا ہے۔ ایسی لاثانی ہستیوں میں سے ایک گورو شنکر آچاریہ بھی ہیں۔ آپ نے دیش کے لئے جو کچھ کیا۔ اسے بیان کرنے کے لئے تو ایک دفتر کی ضرورت ہے تاہم اُن کے آدرش جیون پر روشنی ڈالنا ہمارا فرض ہے۔

سوامی شنکر آچاریہ جی کا جنم بھارت کے دکھشن میں کیرالہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں کاٹری میں سنہ ۹۵ء کے قریب ہوا۔ آپ کے پتا کا نام شو گورو جی تھا۔ اور ماتا کا نام شریمتی سبھدرا تھا۔ شو گورو جی اس گاؤں کے ایک شو مندر کے پجاری تھے۔ دونوں بھگوت بھجن میں مصروف رہتے تھے مگر بدقسمتی سے اولاد کی کمی تھی۔ دونوں میاں بیوی خیال کرتے کہ بھگوان! کیا ہمارے بھاگیہ میں اولاد نہیں؟ اس کے بعد دونوں نے گھور تپسیا کی اور بھگوان کی درشٹی سے ان کے ہاں ایک چاند سا لڑکا پیدا ہوا۔ اور لڑکے کا نورانی چہرہ دیکھ کر انہوں نے بڑی خوشی منائی۔ چونکہ یہ بھگوان شنکر مہادیو کی تپسیا کا پھل تھا۔ اس لئے لڑکے کا نام شنکر رکھا۔ سچ ہے نام کا روپ سے تعلق ہوتا ہے۔ ننھے شنکر نے ایک دن شنکر بنتا تھا۔ لڑکا بچپن میں توتلی زبان میں باتیں کرتا تھا اور ہر ایک کو پیارا لگتا تھا۔ بدقسمتی سے چار پانچ سال کی عمر میں ہی ان کے پتا سورگ سدھار گئے۔ اب دونوں کے لئے مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ مگر ان کی دُکھی ماتا نے ہمت نہ ہاری۔ شنکر کو ودھی پوروک یگیوپویت پہنا کر پاٹھشالہ میں چھوڑ دیا۔ آچاریہ جی لڑکے کا دماغ دیکھکر حیران رہ گئے۔ اور کہا کہ ایسا لائق لڑکا تو میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ چنانچہ آپ نے آٹھ نو سال کی عمر میں چاروں وید۔ بارہ سال کی عمر میں چھ شاستر۔ اٹھارہ پُران اور اپنشد وغیرہ پڑھ لئے۔ اور پریکشاؤں میں سپھلتا پراپت کی۔ جس سے آپ کی علمی قابلیت کی دُھوم دُور دراز تک پھیل گئی۔ آپ کی اس بے مثال قابلیت کو دیکھ کر کئی مخالف پیدا ہوگئے۔ اور ان کو بدنام کرنے لگے۔ شنکر جی نے خود کئی ودوانوں کے ساتھ شاستر ارتھ کیا۔ جس پر ان کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اب تو خوب عزت و توقیر ہونے لگی۔ مگر شنکر اس سے بھی اُوپر جانا چاہتے تھے۔ دل اس دُنیائے فانی سے بیزار ہوگیا۔ ایک دن آپ نے اپنی ماتا جی سے ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کی کہ ماتا جی مجھے آپ سنیاسی ہونے کی اجازت دیجئے۔ تاکہ میں بھارت دیش اور ہندو جاتی کی کچھ سیوا کرسکوں۔ ادھر ماں کی ممتا وہ تو اپنی آنکھوں کے تارے شنکر کی شادی کرنا چاہتی تھی۔ اور اپنے خاندان کا نام روشن کرنا چاہتی تھی۔ اس نے صاف انکار

کر دیا۔ بھلا کونسی ایسی پتھر دل ماں ہے جو اپنے لخت جگر کو خود اپنے ہاتھوں سے کاسۂ گدائی دے کر گھر سے ہمیشہ کے لئے باہر بھیج دے۔ ماں کے انکار کرنے سے دل کی جوالا بھڑک اٹھی اور اس کے بعد ایک دن قریبی ندی پر ماتا کے ساتھ حسب معمول اشنان کرنے گیا۔ جب ندی کے درمیان پانی میں اُتر گیا تو وہاں ان کے پاؤں کو مگرمچھ نے پکڑ لیا جس پر شنکر نے زور زور سے چلانا شروع کر دیا۔ ادھر کنارے پر کھڑی ماں یہ دیکھ کر زار زار رونے لگی اور کہنے لگی کہ میرے شنکر کو بچاؤ۔ آخر ماتا نے دونوں ہاتھ جوڑ کر بھگوان شنکر سے پرارتھنا کی۔ کہ اے شنکر بھگوان اب اپنے نام کی لاج رکھو۔ اگر میرا لڑکا اس ندی سے زندہ نکل آئے تو میں اسے ضرور سنیاسی بنا دوں گی۔ چنانچہ آپ ندی سے باہر نکل آئے اور ماتا کی آگیا سے سنیاس دھارن کر لیا۔ ان کے دل کو خوشی حاصل ہوئی اور گھر سے جاتی بار اپنی ماتا کے چرنوں کو چھو کر یہ کہا کہ آپ اپنا کام کئے جائیں۔ مجھے جس وقت بھی آپ یاد کریں گی میں فوراً حاضر ہو جاؤں گا۔ یہ میرا وچن ہے۔ آپ کسی قسم کی چنتا نہ کریں۔ ماں کی آشیرواد حاصل کرنے کے بعد شنکر جی بنارس آئے۔ وہاں بُدھ جینی ویدک دھرم اور دیگر کرم کانڈی اوچیہ کوٹی کے ودوان مہارشیوں سے شاستر ارتھ کر کے ان سے اپنی خداداد قابلیت کا لوہا منوایا۔ آپ نے یہاں دھرم پرچار شروع کر دیا۔ اور وہاں ہی ایک جگہ ایکانت بیٹھ کر ویدوں۔ اُپنشدوں۔ اور دیگر دھارمک گرنتھوں پر زبردست بھاشیہ لکھے اور یہاں آپ کے کئی چیلے بن گئے۔ اور اس چھوٹی سی عمر میں ہی آپ نے انمول گرنتھ لکھے۔

علاوہ ازیں بھارت ورش میں شرنگ دیو

جگنناتھ۔ دوارکا۔ اور بدری نارائن کے مشہور اتہاسک تیرتھوں پر چار زبردست مٹھ قائم کئے۔ جہاں الگ الگ ویدانت کا پرچار کیا۔ اور بھولی بھٹکی جنتا کو سیدھے راستے پر لایا گیا۔ اس کے بعد آپ متھرا یو۔پی میں گئے۔ پتہ لگا کہ یہاں ایک اوچیہ کوٹی کے ودوان پنڈت منڈن مصر جی ہیں۔ آپ نے ایک سجن سے پوچھا۔ کہ میں ان کے درشن کرنا چاہتا ہوں۔ تو اس نے کہا۔ کہ مہاراج یہاں سے آگے جائیں گے تو ایک جگہ مکان کے باہر طوطے اور مینا کے پنجرے دروازے پر لٹکے ہوں گے۔ وہ طوطے وید منتروں کا اُچارن کرتے ہیں۔ باہر سے آنے والے کو مکان کے اندر داخل ہونے پر مطلوبہ جواب دیتے ہیں۔ چنانچہ مصر جی مکان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ باہر سے شنکر جی نے پتہ پوچھا۔ اور گفت و شنید کے بعد ان کے ساتھ شاستر ارتھ شروع ہوا۔

اور مصر جی کی دھرم پتنی بھی بڑی قابل اور ودوان تھیں اس لئے دونوں نے اس کو پنچ مقرر کیا۔ اور کئی دن کے بعد مصر جی ہار گئے۔ ان کے ہار جانے کے بعد ان کی دھرم پتنی ابھارتی نے شاستر ارتھ شنکر جی کے ساتھ شروع کیا۔ اور کئی طرح کے پیچیدہ مسئلوں پر بحث ہوتی رہی۔ آخر وہ بھی ہار گئی۔ اور دونوں میاں بیوی ان کے شش بن گئے۔

۱

اُس وقت دیش میں بُدھ مت کا زور تھا۔ جا بجا جنتا کو بُدھی بنانے کی زبردست تحریک جاری تھی۔ مخالف مذہب کے لوگوں کو طرح طرح کے دُکھ دیئے جاتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جو بُدھ مت کے بھکشوؤں کے خلاف تھے۔ ان کے ساتھ زبردستی پتھر باندھ کر دریا میں یا سمندر میں ڈبو دیا جاتا تھا۔ چنانچہ منڈن مصر اور ان کی دھرم پتنی ابھارتی دونوں نے شنکر جی کے ساتھ مل کر پراچین ہندو

دھرم کا پرچار شروع کر دیا۔ شنکر جی بنارس میں تھے۔ شہر کے باہر ڈیرا تھا۔ جنگل میں بھگوان وید ویاس جی بوڑھے برہمن کا روپ دھارن کر کے گورو جی کے پاس آئے اور کہا کہ بیٹا! میرے ایک پرشن کا جواب دو۔ گورو جی نے بزرگ جان کر پہلے نمسکار کیا۔ اور کئی پرکار سے سمجھایا۔ مگر وہ نہ مانے تو گورو جی کے ایک چیلے نے جھنجھلا کر کہا کہ واہ یہ بزرگ تو آپ کو خواہ مخواہ تنگ کر رہے ہیں۔ اور اُلٹے سیدھے سوال کر کے فضول دماغ چاٹ رہے ہیں۔ اس وقت گورو جی نے بڑے پریم سے کہا۔ کہ بس بھئی اسطرح سے میری ہار ہوگی۔ میں ان کو دستار پورُوش سمجھ کر ہی دم لوں گا۔ اس بات سے خوش ہو کر بھگوان وید ویاس جی نے پرگٹ ہو کر اپنا اصلی روپ دکھایا۔ آپ کی پیٹھ ٹھوکی اور آشیرباد دیا اور کہا کہ بیٹا! تم بیشک سارے سنسار کو جیت لو گے۔ یہ میں تجھے وردان دیتا ہوں۔

اس کے بعد ان کی قابلیت کا ڈنکا سارے بھارت ورش میں بج گیا اور آپ جگت گورو کہلائے آچاریہ تو پہلے ہی تھے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد کا ذکر ہے۔ کہ ان کی ماتا گھر پر بیمار ہو گئیں اور لاچار ہو کر جھٹ شنکر جی کو یاد کیا۔ ادھر آتمک بل سے ان کو بھی پتہ لگ گیا۔ جھٹ اپنے گھر پہنچ گئے اور اپنی ماتا کو برہم گیان کا اُپدیش سنایا۔ ماتا نے آبدیدہ ہو کر کہا کہ بیٹا آپ نے اپنے وچن کا پالن کیا ہے اور آخری وقت میرے پاس پہنچ گئے ہو اس لئے میرا انتم سنسکار خود اپنے ہاتھوں سے ہی کرنا۔ یہ کہتے ہی گلا رُک گیا۔ اور رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے لکڑیاں اکٹھی کر کے مکان کے نزدیک ہی اپنی ماتا کے مرتک شریر کو اگنی کے سپرد کر دیا اور پھر ان ریتی سے کرم کانڈ کرایا۔

بدری نارائن کے مشہور مندر کی استھاپنا آپ نے اپنے ہاتھوں سے کی اور ایک مٹھ بھی قائم کیا۔ اس کے بعد آپ نے سری نگر کشمیر میں اپنا پرچار کیا۔ اور وہاں ایک مندر بنوایا۔ جو کہ اب بھی موجود ہے۔ شردھالو سجن وہاں مندر کے درشن کرنے جاتے ہیں۔ آپ کی زبان میں ایک عجیب قسم کی کشش تھی۔ ہر بات سے فلسفہ کا اظہار ہوتا تھا۔ رُوحانی رہنما کمارل بھٹ نے مرتیو کے وقت پریاگ میں ہندو جاتی میں جاگرتی پیدا کرنے کے لئے جو کام آپ کے سپرد کیا۔ آپ نے اسے نبھانے میں سر توڑ کوشش کر کے قوم میں ایک نیا جیون پیدا کیا۔ آخر آپ نے ۸۲۰ء میں ۳۲ سال کی عمر میں شری کیدار ناتھ کے مقدس مقام پر اپنا شریر چھوڑا۔ آپ کی مرتیو پر سارے ہندو جگت میں بھاری شوک پرگٹ ہوا۔ یوں سمجھئے کہ دنیا کا سورج غروب ہو گیا۔

قریباً ۱۲ صد سال گذر جانے کے بعد بھی آج آپ کا پوتر نام ہمارے کانوں میں گونج رہا ہے۔ آپ کی غیر فانی شہرت و عزت تمام سادھو سماج میں بدستور قائم ہے۔ آپ کی لاثانی دھارمک تصانیف کے بھارت کے علاوہ جرمن والے بھی مداح ہیں۔ آپکا لکھا ہوا ایک ایک شلوک انمول ہے۔ بودھوں سے نجات دلا کر آپ نے رشیوں کی اولاد ہندو جاتی کے سر پر بھاری احسان کیا ہے۔ آپ بلاشبہ اپنے وقت میں بھارت کے عظیم فلاسفر اور رُوحانی پیشوا تھے۔ اور شہرت کے درخشندہ ستارے تھے۔

آج بھی سوامی شنکر آچاریہ کا نام دنیا کے کونے کونے میں بڑی عزت اور احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ ✦

درسِ عمل

شری روشن پٹیالوی بی۔اے

قیمتی وقت کو دنیا میں گنوانا ہے برا
چاہئے ہم کو رہیں کام میں مصروف سدا

یہ ضروری ہے کسی وقت نہ بیکار رہیں
وقت پر کام کریں وقت پر آرام کریں

کاہلی سب سے بڑا عیب ہے یہ یاد رہے
جو پھنسے اس میں ہمیشہ ہی وہ برباد رہے

کشمکش سخت ضروری ہے ترقی کے لئے
جگمگا اٹھتے ہیں کوشش سے اندھیرے رستے

کام کرنے سے ہمیں ہوتی ہے صحت حاصل
کام کرنے سے ہی ہوتی ہے مسرت حاصل

وقت کی قدر نہ کرنا ہے ہماری غلطی
قدر کرتے نہیں جو اس کی ہیں ننگ ہستی

زیست کا کوئی بھی لمحہ نہ گنوائیں ہرگز
وقت کی قدر کو دل سے نہ بھلائیں ہرگز

وقت کی قدر نہ کرنا ہے یقیناً ہی ستم
اس کا انجام برے سے بھی برا ہے ہمدم

کام کرنے ہی سے ملتی ہے سکوں کی دولت
کام کرنے سے ہی ملتی ہے حقیقی راحت

گلشن زیست پہ اس وصف سے آتی ہے بہار
رخ ہستی پہ اسی وصف سے آتا ہے نکھار

شوق و سرگرمی و محنت سے ہر اک کام کریں
اور پابندیٔ اوقات کی عادت ڈالیں

ہم اگر وقت پہ ہر روز ہر اک کام کریں
زیست کی راہیں جو دشوار ہیں آساں ہیں

عزم و ہمت کے چراغوں کو کریں ہم روشن
یاس و حسرت کے اندھیروں کا جلادیں خرمن

دیش کی رکھشا کرنا سیکھو
جینا ہے تو مرنا سیکھو

کمال دیانتداری کا نظارہ

آقا نے "اچھا۔ جان باپٹسٹ کالبرٹ! تم فروخت کر آئے ہو کچھ کپڑا۔ امید ہے تم نے کوئی غلطی یا بھول تو ایم سینائی سے نہیں کی۔" آقا فرانس کے ایک شہر ریہم کا دولتمند بزاز تھا اور جان باپٹسٹ کالبرٹ تھا اس کا نوکر۔ ایم سینائی وہاں کا ایک بڑا امیر آدمی تھا۔ کالبرٹ یوں تو فرانس کے قدیمی نوابی کنبہ کی اولاد تھا مگر ادبار و انقلاب زمانہ نے اسے اس قدر مفلس بنا دیا تھا کہ ان دنوں نوکری پر گذارا تھا۔ اپنے آقا کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا "آقا! میرے خیال میں میں نے ہرگز کوئی غلطی نہیں کی۔ ایم سینائی نے ایک تھان پسند کر کے منتخب کر لیا تھا۔ یہ لیجئے اس کی قیمت موجود ہے سب گنی گنائی ہے۔" آقا نے خوش ہو کر کہا "تو میری دانست میں کچھ غلطی نہیں ہوئی ہے۔ جب وہ یہ کہہ تا تھا تو اسے معاً خیال آیا کہ کہیں گماشتے نے تھان وغیرہ الٹ پھیر کر دینے میں غلطی نہ کی ہو۔ چنانچہ اس نے ان تھانوں کو جو اس نے کالبرٹ کو بیچنے کیلئے دیئے تھے نیچے اوپر کیا اور کہا "ہاں تو تین نمبر کا تھان نہیں۔ اس کی قیمت چھ کراؤن نہیں تھی بلکہ آٹھ کراؤن تھی۔ کالبرٹ تم نے اس کپڑے کو کیا بھاؤ بیچا؟" کالبرٹ یہ سن کر حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا۔ "مالک کیا آپ کو یاد ہے کہ اس کی قیمت آٹھ کراؤن ہی ہے؟" آقا نے جھنجھلا کر جواب دیا "ارے فقیہ شاید تو یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ میں نے غلطی کھائی ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس کی قیمت ٹھیک آٹھ کراؤن ہے۔ مگر میں شرط لگاتا ہوں کہ تو نے اسے چھ کراؤن میں فروخت کر دیا ہے" کالبرٹ نے جواب دیا۔ "آقا مجھے شرمندگی ہوتی ہے۔ میں نے اس کے برعکس اس کپڑے کو پندرہ کراؤن کے نرخ سے بیچا ہے۔" اس کے آگے وہ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ مالک خوشی کے مارے اچھل پڑا۔ اور بات کاٹ کر کہنے لگا۔ شاباش! میرے شاگرد شاباش۔ تو بڑا ہوشیار لڑکا ہے۔" یہ سن کر کالبرٹ آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹا اور ٹوپی پہن کر یہ کہتا ہوا چل دیا "نہیں مالک! جتنا روپیہ میں ایم سینائی سے زیادہ لے آیا ہوں۔ اسے واپس کر کے ہی دم لوں گا۔ اور اس سے ہاتھ جوڑ کر اپنی غلطی کی معافی مانگوں گا۔" کالبرٹ وہاں سے سیدھا ایم سینائی کے مکان پر پہنچا اور نوکر سے کہا کہ میں آپ کے صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔ نوکر نے واپس آ کر کہا کہ میرا مالک کہتا ہے کہ میں نے آپ کو کپڑے کی ٹھیک رقم دے دلا دی ہے اب آپ کا کیا کام ہے؟ کالبرٹ نے دوبارہ پھر ملاقات کی اجازت طلب کی جو کہ مل گئی۔ کالبرٹ نے دو سو کراؤن میز پر رکھ کر کہا۔ صاحب میری غلطی معاف کر دیجئے۔ میں آپ کو جو کپڑا دے گیا ہوں اسکی اصل قیمت پندرہ کراؤن نہیں آٹھ کراؤن ہے۔ یہ زائد رقم آپکی خدمت میں بصد خلوص دلی واپس کرتا ہوں۔ اور آپ سے معافی چاہتا ہوں۔" ایم سینائی اس کی دیانتداری پر حیران رہ گیا۔ اس نے پھر دہرایا کہ "تمہیں واقعی یقین ہے کہ یہ کپڑا آٹھ کراؤن فی گز کی قیمت کا ہے؟" کالبرٹ نے یقین دلا دیا کہ صاحب میں نے تسلی کر لی ہے آپ دیکھ سکتے ہیں تھان کا نمبر تین ہی ہے نہ؟" ایم سینائی نے اندر جا کر کپڑے کا نمبر دیکھا تو وہ واقعی تین نمبر کا تھان تھا چنانچہ اسکی تسلی ہو گئی اور اس نے وہ رقم قبول کر لی۔ کالبرٹ واپس اپنے مالک کی دوکان پر آیا تو مالک نے اسے نوکری سے جواب دے دیا۔ کچھ دنوں بعد جب یہ بات ایم سینائی کو معلوم ہوئی تو وہ کالبرٹ کے گھر گیا اور اسے پیرس میں لے جا کر سینائی اور میزرانی کی دوکان پر منشی کی جگہ پر لگا دیا۔ کالبرٹ کے اس دیانتدارانہ واقعہ نے زندگی بھر کیلئے اکسیر کا کام کیا اور اس نے پیرس میں نہ صرف ترقی کی بلکہ سلطنت میں بڑا اعلیٰ عہدہ حاصل کیا۔

تواریخی خط

چھترپتی شواجی بنام راجہ جے سنگھ

مغل بادشاہ اورنگ زیب نے جب دیکھا کہ اس کے دو مسلمان جرنیل بنام افضل خاں اور شائستہ خان ایک کے بعد دوسرا لڑ کر شواجی کو شکست نہ دے سکے تو اس نے اپنے لڑکے معظم کو بھیجا۔ وہ بھی ناکام رہا۔ تب اس کے بعد مرزا راجہ جے سنگھ کو جرار لشکر جس میں ہندو راجپوتوں کی تعداد زیادہ تھی ہمراہ دے کر شواجی سے دو دو ہاتھ کر کے اس کو شکست دینے کے لئے بھیجا۔ راجہ جے سنگھ دہلی سے کوچ کر کے منزل بہ منزل شواجی کی راجیہ سیما پر آ پہنچا۔ اور ڈیرے ڈال دیئے۔ حملہ کرنے کی تدبیریں سوچ رہا تھا۔ اس وقت شواجی نے جو کہ جے سنگھ کے آنے کی خبر سے پورا باخبر تھا۔ ایک لمبا خط فارسی شعروں میں لکھ کر اپنے ایک فوجی سردار کے ہاتھ جے سنگھ کو بھیجا تھا۔ حسب ذیل تحریر اسی خط کی نقل ہے۔ جو اپنے وقت کے حالات اور شواجی کی دیش بھگتی اور دھرم رکھشک ہونے کی سہی تصویر ہے۔

یہ اصلی خط فارسی شعروں میں تھا۔ بعد میں اس کا ترجمہ پنجابی میں کیا گیا۔ اب یہ اسی پنجابی زبان سے ہی اردو ترجمہ کر کے لکھا جا رہا ہے۔

(۱) اے سرداروں کے سردار۔ راجاؤں کے راجے اور ہندوستان باغ کے مالی۔

(۲) شری رامچندر جی کے دانا دل کے ٹکڑے۔ تجھ سے راجپوتوں کی گردن اونچی رہی ہے۔

(۳) تجھ سے ہی بابر کی حکومت مضبوط ہو رہی ہے۔ اچھی تقدیر سے آپ کے پیچھے مدد ہے۔

(۴) اے قسمت کے بلی اور بوڑھوں جیسی اونچی عقل کے مالک جے شاہ۔ شواجی کی طرف سے پرنام اور دعا قبول کر۔

(۵) سنسار کا مالک آپ کا نگہبان ہووے۔ آپ کو اپنے دھرم اور انصاف کا راستہ دکھا دے۔

(۶) میں نے سنا ہے کہ آپ مجھے اور میرا علاقہ اور دکن کا علاقہ فتح کرنے آئے ہو۔

(۷) ہندو کے دل اور آنکھوں کے خون سے آپ دنیا میں سرخ رو ہونا چاہتے ہو۔ یعنی منہ اجلا یا روشن کرنا چاہتے ہو۔

(۸) کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ اس طرح تو منہ کالا ہو رہا ہے۔ کیونکہ اسطرح دیش اور دھرم کی تباہی ہوگی۔

(۹) اگر آپ تھوڑی دیر کے واسطے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھئے۔ اپنے ہاتھ اور دامن کو بھی دیکھیں۔

(۱۰) تب آپ کو نظر آجائے گا۔ کہ یہ کس کے خون کا رنگ ہے۔ دو جہان میں اس کا رنگ لال ہے یا کالا۔

(۱۱) اگر آپ خود اپنے واسطے دکن فتح کرنے آتے تو میرا سر اور آنکھیں آپ کے راستے میں بچھ جاتے۔

(۱۲) میں خود بڑی جرار فوج لے کر آپ کے ساتھ ہوتا۔ پورا ہندوستان آپ کے ہاتھ آجاتا۔

(۱۳) لیکن آپ اورنگ زیب کی طرف سے آئے ہو۔ سیدھے لوگوں کو دھوکا دینے والے کی طرف سے آئے ہو۔

(۱۴) میں ابھی تک ٹھیک نہیں سمجھ سکا کہ آپکے ساتھ کیسا سلوک کروں۔ آپ سے مل جاؤں یا جنگ کروں؟

(۱۵) کیونکہ مرد کمینے کام نہیں کیا کرتے۔ ببر شیر لومڑپن کبھی نہیں کرتے۔

(۱۶) اگر میں تلوار اور کلہاڑی لے کر آپ کے سامنے آؤں تو ہر دو طرف ہندو ہی زیادہ مریں گے۔

(۱۷) یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ میری تلوار میان سے نکلے اور مغلوں کا خون نہ بہے۔

(۱۸) اگرچہ ترک و مغل اسطرح ہمارے سامنے آتے ہوتے تو بلاشبہ وہ ہمارا شکار بن کر آتے ہوتے۔

(۱۹) لیکن اس کالی کرتوت والے انصاف اور دین سے خالی جو انسان کی شکل میں دیو ہے۔

(۲۰) جب افضل خاں سے فضل ہوتا نہ دیکھا اور شایستہ خاں سے بھی کام نہ بن سکا۔

(۲۱) تب اس نے آپکو میرے ساتھ جنگ کرنے کیواسطے تیار کیا۔ کیونکہ وہ خود میرے ساتھ لڑ نہیں سکتا۔

(۲۲) وہ چاہتا ہے کہ ہندوؤں میں کوئی بھی مضبوط ہاتھوں والا نہ رہے۔

(۲۳) شیر ببر آپس میں ہی لڑ لڑ کر ختم ہو جاویں اور دیش پر گیدڑ ہی شیر بن کر راج کریں۔

(۲۴) یہ بات آپ کے دماغ میں اس لئے نہیں آتی کیونکہ آپ اس کے جادو کے زیر اثر ہیں۔

(۲۵) دنیا میں بہت کچھ ہوتا آپ نے دیکھا اور سنا ہے۔ باغ میں پھول اور کانٹوں کو بچاتا ہے۔

(۲۶) میں نہیں چاہتا کہ ہم آپس میں جنگ کریں اسطرح ہر دو طرف ہندو ہی بیکار مارے جائیں گے۔

(۲۷) اچھا تجربے کار ہوتے ہوئے جوانی کے غرور میں مت آؤ۔ شیخ سعدی کا فرمان یاد کرو۔

(۲۸) کہ ہر جگہ گھوڑا دوڑایا نہیں جا سکتا کسی جگہ ڈھال بھی گرا دینی پڑتی ہے۔

(۲۹) چیتے گدھوں کے ساتھ تو چیتاپن کر سکتے ہیں لیکن شیروں کے ساتھ خانہ جنگی نہیں کرتے۔

(۳۰) اگر آپ کی تیز تلوار میں آب داری ہے اور کودتے ہوئے گھوڑے میں دم ہے۔

(۳۱) تب آپکو چاہئے کہ اپنے دیش اور دھرم کے دشمنوں کے سر پھوڑیں۔ اسلامی حکومت کی جڑ اکھاڑ دیں۔

(۳۲) اگر آج ملک کا بادشاہ دارا ہوتا تب ہمارے ساتھ بھی نرمی اور انصاف کا سلوک ہوتا۔

(۳۳) آپ نے جسونت سنگھ کو دھوکا دیا اور دل میں کوئی بھی نفع نقصان نہ سوچا۔

(۳۴) اب تک مکاری سے پیٹ نہیں بھرا ہے؟ ببر شیر کے ساتھ جنگ کرنے کیواسطے تلے بیٹھے ہو؟

(۳۵) آپ کو اس سے کیا ملتا ہے صرف مرگ تشنہ ہی تو ہے۔ ریتلے میدانوں کو پانی کے چشمے سمجھتے ہو۔

(۳۶) آپ اس شوہدے جیسے کام کرتے ہو جو سخت مشکل سے کسی دوشیزہ کو اپنے پنجے میں پھنسانا چاہتا ہے۔

(۳۷) لیکن اس کے حسن کے باغ سے خود کوئی پھل نہ کھا کر دوشیزہ کو اپنے یار کے ہاتھ میں دیدے۔

(۳۸) آپ اس کی مہربانی پر کیا فخر کرتے ہو۔ لڑکے بہادروں سے جنگ کرکے کیا نتیجہ ہوگا آپ جانتے ہی ہو۔

(۳۹) آپ جانتے ہو کہ لڑکے چھتر سال کو وہ کس طرح خوار کرنا چاہتا تھا۔

(۴۰) آپ جانتے ہی ہو کہ اس دھرم کے دشمن کے ہاتھوں ہندوؤں پر کس طرح ظلم ہوئے؟

(۴۱) میں مانتا ہوں کہ آپ نے اس سے دوستی قائم کر رکھی ہے لیکن اپنے خاندان کی عزت کو برباد کیا ہے۔

(۴۲) اس دیو کی زبان پر کیا بھروسہ کیا جا سکتا ہے جسکی مضبوطی شلوار کے نالے سے زیادہ نہیں۔

(۴۳) اپنا مطلب نکالنے کے واسطے ہی یہ سب اس نے کیا ہے۔ ورنہ اس کو تو اپنے بھائی اور باپ کا خون بہانے میں خوف نہیں۔

(۴۴) بھلا آپ اپنی وفاداری کی ڈینگ مارتے ہو۔ تب بتاؤ کہ آپ نے شاہجہاں کے ساتھ کیا کیا۔

(۴۵) اگر آپ کو عقل کا کچھ بھی حصہ ملا ہے اپنی ہمت اور بہادری کی گپ مارتے ہو۔

(۴۶) تب وطن کے دکھوں کی آگ میں اپنی تلوار گرم کرو۔ اور مظلوموں کے آنسوؤں میں اس کو آب داری دو۔

(۴۷) ہم دونوں کو آپس میں لڑنے کا وقت نہیں ہے، کیونکہ ہندوؤں پر تو پہلے ہی مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔

(۴۸) ہماری بہو بیٹیاں بچے دیش اور دولت پوتر دیو مورتیاں مندر اور پجاری۔

(۴۹) یہ سب کچھ اس کی بُری کرتوت سے تباہ ہو رہا ہے۔ اور اس کا ظلم تو اس حد تک پہنچ چکا ہے

(۵۰) کہ اگر ایسا ہی کچھ دیر تک ہوتا رہا تو دنیا کے تختہ سے ہمارا نام نشان مٹ جائے گا۔

(۵۱) حیرانی کی بات ہے کہ مسلمانوں کا ایک دستہ ہمارے اتنے بڑے ملک پر حکمران بنا ہے۔

(۵۲) یہ غلبہ کبھی بہادری سے نہیں ہے۔ اگر آپ کے پاس آنکھ ہے تو اس سے غور کرکے دیکھو۔

(۵۳) وہ کس طرح ہمیں شطرنج کے کھیل کی طرح کھیل رہا ہے۔

(۵۴) ہمارے پاؤں ہماری ہی زنجیروں سے جکڑ رہا ہے۔ ہمارے سر ہماری ہی تلواروں سے کاٹ رہا ہے۔

(۵۵) ہمیں آپس میں مل کر ہندوستان اور ہندو دھرم بچانے کیواسطے سر توڑ کوشش کرنی چاہئے۔

(۵۶) ہم کوشش کریں۔ آپس میں میل جول قائم کریں۔ صلاح سے کام کرکے ملک کو بچائیں۔

(۵۷) تلوار اور تدبیر کو آبداری چڑھا دیں اور ان کو ترکی بہ ترکی (جیسے کو تیسا) جواب دیں۔

(۵۸) اگر آپ جسونت سنگھ سے بھی دوستی قائم کرلیں اور فریبی اورنگ زیب کے پیچھے پڑ جاویں۔

(۵۹) اور آپ رانا کے ساتھ بھی مل جاویں تو سب کام آسانی سے ہو سکتے ہیں۔

(۶۰) ہم سب مل کر چاروں طرف سے حملہ کردیں اس کے خلاف اعلان جنگ کردیں اور اس سانپ کے سر کو پتھروں کے نیچے دبادیں۔

(۶۱) اس طرح وہ اس نئی الجھن میں پھنس کر دکن کا رخ کرنا بھول جائے گا۔

(۶۲) ادھر میں اپنے نیزہ دھاری بہادروں کی مدد سے دکن کے دونوں شاہوں کو کچل ڈالوں۔

(۶۳) کالے بادلوں کی طرح گرجنے والی فوجیں

ان ترک اور مغلوں پر ٹوٹ پڑیں۔

(۶۴) دکن کی سرزمین سے تو اسلامی حکومت کو ہی مٹا دوں ایک سرے سے دوسرے سرے تک۔

(۶۵) اس کے بعد نیزہ دھاری تجربہ کار بہادروں کے ساتھ اور جانباز سورماؤں کے ساتھ۔

(۶۶) لہریں مارتے دریا کی طرح دکن کے پہاڑوں سے نکلوں۔

(۶۷) بہت جلد آپ سے ملوں اور اس فریبی سے حساب کتاب پوچھوں۔

(۶۸) ہم سب مل کر چاروں طرف سے اس کو گھیر لیں اور اس کے لئے لڑائی کا میدان چھوٹا کر دیں۔

(۶۹) ہم اپنی فوجوں کو اس خستہ حال گھر یا یہ تخت دہلی میں پہنچا دیں۔

(۷۰) اس کے نام میں نہ اورنگ ہے (شاہی تخت) اور نہ زیب (شوبھا) نہ ظلم رہے نہ ظلم کی تلوار ہی رہے۔

(۷۱) خالص خون کی ایک ندی بہا دیں۔ پھر اس سے اپنے پتروں کو جل چڑھا دیں۔

(۷۲) انصاف کے داتا اور ویران کے داتا کی مدد سے اس کی جگہ زمین کے اندر بنا دیں۔ (قبر)

(۷۳) یہ کام مشکل ہے۔ لیکن بہت مشکل نہیں صرف ہمارے اور آپ کے ہاتھ اور دل ایک ہو جانے کی ضرورت ہے۔

(۷۴) دو دل اکٹھے ہو جاویں تو پہاڑ ہلا سکتے ہیں بھاری فوج کو بکھیر سکتے ہیں۔

(۷۵) اس ہی بارے میں آپ کو بہت کچھ کہنا ہے۔ جس کا چٹھی میں لکھنا مناسب نہیں۔

(۷۶) میں چاہتا ہوں کہ آپس میں بیٹھ کر باتیں کریں اور بے فائدہ دشمنی نہ بڑھا دیں۔

(۷۷) اگر آپ چاہو تو میں آپ سے آکر ملوں۔

اور کئی پوشیدہ باتوں کا بھید کھولوں۔

(۷۸) بند گھر میں بیٹھ کر دل کا رخنہ کھولیں اور باتوں کے بالوں میں کنگھی پھیریں۔

(۷۹) تدبیر کے دامن کو پکڑیں اور اس مست دیو پر کوئی جادو کریں۔

(۸۰) اپنی سنبھلنا کے واسطے کوئی راستہ کھولیں اور دو جہان میں اپنا نام روشن کریں۔

(۸۱) میں تلوار گھوڑے اور دھرم کی قسم کھاتا ہوں کہ اس طرح آپ پر کوئی آنچ نہ آنے پائیگی۔

(۸۲) افضل کی موت سے بدگمان نہ ہو اس کے دل میں سچائی نہ تھی۔

(۸۳) بارہ سو لڑاکے حبشی گھوڑ سوار اس نے گھات لگا کر چھپا رکھے تھے۔

(۸۴) اگر میں اس پر پہل نہ کرتا تو یہ خط لکھنے اور بھیجنے والا کوئی نہ ہوتا۔

(۸۵) مجھے آپ سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور نہ ہی آپ کو میرے ساتھ ہے۔

(۸۶) اگر میرے اس خط کا جواب ٹھیک وقت پر مجھے مل جائے تو میں اکیلا ہی آپ کے پاس آ جاؤں گا۔

(۸۷) میں آپ کو وہ خفیہ چٹھیاں دکھاؤں گا جو میں نے شائستہ خاں کی جیب سے حاصل کی تھیں۔

(۸۸) آپ کی آنکھوں پر فکر اور سوچ کا پانی چھڑکوں اور نیند اور سکھ کو روک دوں۔

(۸۹) آپ کے سپنے کا صحیح جواب بتاؤں اور پھر اس کا جواب آپ سے مانگوں۔

(۹۰) اگر یہ خط آپ کے پسند نہ آوے تب پھر میری تلوار اور آپ کی افواج ہوں گی۔

(۹۱) کل شام کو جب سورج اپنا منہ چھپائے گا اس وقت میری آدھے چاند جیسی تلوار اپنی میان پھینک دیگی۔

(بشکریہ شری گورداس رام جگدیو)

شواجی مرہٹہ

از قلم: منشی نعمت رائے صاحب شوخ

ہیں فخرِ ہند شہرۂ آفاق مرہٹے — رن میں جو ڈٹ گئے تو نہ سینہ سپر ہٹے
کٹ کٹ گئے مگر نہ کبھی شیرِ نر ہٹے — میداں سے مرہٹے ہٹے مر کر اگر ہٹے

جو جاں نثارِ قوم تھے مرتے تھے آن پر
اُن مرہٹوں کا بیٹھا ہے سکّہ جہان پر

بے مثل اُن میں تھا شواجی بیر مرہٹہ — غیرت شعار، سورما، رندھیر مرہٹہ
پاس وقارِ ہند کی شمشیر مرہٹہ — مردانگی میں برق کی تاثیر مرہٹہ

اہلِ جفا کو خاک میں جس نے مِلا دیا
اکثر نشان ظلم و ستم کا مٹا دیا

تیغ شواجی جو میان سے رن میں نکل گئی — بجلی کی ہر غنیم کی رگ رگ میں چھل گئی
تڑپا وہ خاک و خوں میں وہیں جس پہ چل گئی — جوہر دکھا کے نور کے سانچے میں ڈھل گئی

دُشمن جو اژدہا تھا غضب میں کہ شیر تھا
اُس تیغ آبدار کی جنبش سے ڈھیر تھا

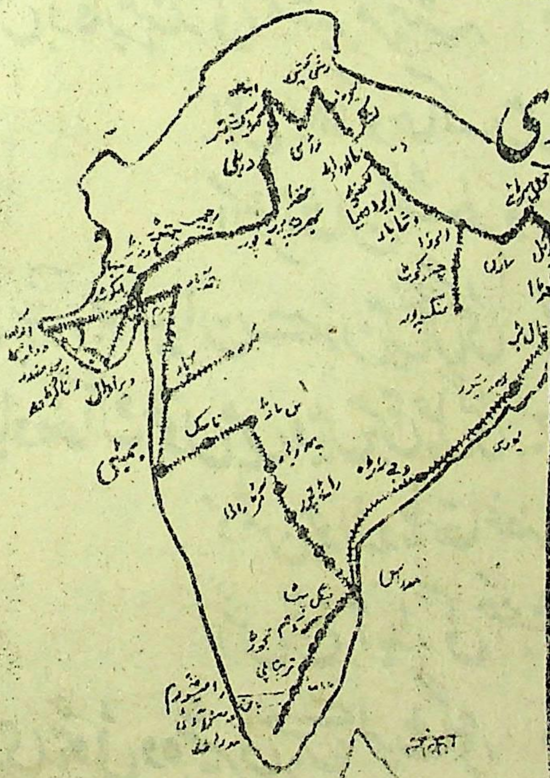
بپھری ہوئی وہ شیرنی جس سے لپٹ گئی — موت اُس سے پنجے جھاڑ کے گویا چمٹ گئی

ہر لب پہ جان آ گئی ہر سانس اُلٹ گئی میدانِ جنگ کی زمیں کُشتوں سے پٹ گئی

جن کا غرور سے تھا دماغ آسمان پر
چٹخارہ خاک و خوں کا تھا اُن کی زبان پہ

تیغِ شِوا کی تاب نہ لائے ستم شعار تھی الاماں کی لشکرِ جرار میں پکار
یکسر لہو لہان ہوا میدانِ کارزار بحرِ فنا کی لہر تھی تیغِ شِوا کی دھار

بھارت سے شوخ قصّہ تشدّد کا پاک تھا
دامانِ جبر و جور و جفا چاک چاک تھا



سپیشل تیرتھ یاترا ریل گاڑی

آسام

دہلی سے یاترا تین دھام سپت پوری۔ بھارت ورش کی سترہ پوتر ندیوں اور تیرتھ استھانوں پر سمندر کے اشنان تھا کنری ہری دوار۔ جگن ناتھ پوری۔ رامیشور اور دوارکا پوری کے اتھلاشی اپنی سیٹ ۱۰ جولائی ۱۹۶۳ء تک ریزرو کرانے کے لئے لکھیں۔

(۱) شری پرم راج تیرتھ یاترا سمتی

(۲)

مختصر جیون چرتر

حضرت عیسیٰ

از قلم شری بالمکند جی بی۔ اے۔ ایل ٹی

آپ کے پتا کا نام جوزف تھا اور ماتا مریم (میری)۔ جوزف بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے۔ آپ کی پیدائش کی کہانی انجیل مقدس میں اس طرح بیان کی گئی ہے۔

جوزف کی سگائی مریم سے ہو چکی تھی لیکن شادی ابھی نہیں ہوئی تھی۔ ان دنوں یہودیوں میں یہ بات چل رہی تھی کہ سارے سنسار کو پوتر کرنے والی کوئی مہان آتما آنے والی ہے۔ ہر استری کے دل میں یہ خواہش تھی کہ وہ مہان آتما میرے گربھ سے پیدا ہو اور میں خوش نصیب بنوں۔ ایسی ہی اچھیا مریم کے دل میں بھی تھی۔ ایک رات خواب میں پتہ چلا کہ وہ مہان آتما اسی کے گربھ میں ہے۔ مریم کو حاملہ ہوئی۔ مگر یہ خبر سارے علاقہ میں پھیل گئی۔

جب اس بات کا علم جوزف کو ہوا۔ تو اس نے شادی نہ کرنے کا خیال کیا۔ اسی رات پربھو کا دوت (دیودوت) اس کو خواب میں دکھائی دیا۔ اور اس نے اس کو ایسا کرنے سے منع کیا۔ اور یہ یقین دلایا کہ یہ سب کچھ پربھو کی اچھیا انوسار ہو رہا ہے۔ اس دیوی کے بطن سے ایشور کا نور پیدا ہوگا۔ جو الٹے راستے پر چلنے والوں کو سیدھے راستے پر لگائے گا۔ اس کا نام یسوع رکھنا۔" یہ دیوبانی سن کر جوزف بڑے پرسن ہوگئے۔ اور اپنی پتنی کو بے قصور مان کر اس سے شادی کرنے پر تیار ہوگئے۔

ان دنوں یروشلم میں ہیروڈ نامی ایک ظالم بادشاہ حکمران تھا۔ جب اس نے یسوع کی پیدائش کی خبر سنی۔ اس نے اپنے امیروں وزیروں کو اس کے جنم استھان کا پتہ لگانے کا حکم دیا۔ اور وہ ہر جگہ پھیل گئے۔ ہیروڈ نے اپنی سلطنت میں دو سال کی عمر کے سب بچے مروا ڈالے۔ اسی اثنا میں دیودوت پھر جوزف کو خواب میں دکھائی دیئے۔ اور انہوں نے اس کو کہا۔ کہ بچے کو لے کر فوراً ملک مصر میں چلے جاؤ۔ اور جب تک میں دوبارہ ظاہر ہو کر حکم نہ دوں وہیں پر رہنا۔

کچھ عرصے کے بعد دیودوت نے پھر آپ کو ہیروڈ کی موت کی خبر پہنچائی۔ آپ واپس اپنے وطن لوٹنے کو تیار ہوتے ہی تھے کہ خیال آیا کہ اس کا بیٹا جو تخت نشین ہوا ہے وہ بھی ظالم ہے۔ اس لئے آپ بچے کو لے کر گیلیلیو کی طرف چلے گئے۔ اور نیزرتھ نامی شہر میں رہنے لگے۔

جون بیپٹسٹ جوڈا کے جنگل میں پرچار کرتے ہوئے آئے۔ انہوں نے وہاں کے لوگوں کو اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے کہا۔ کیونکہ خدا کی بادشاہت نزدیک آ رہی ہے۔ اور مجھے حکم ہوا ہے کہ پربھو کے آنے کے لئے راستہ تیار کردوں۔ یروشلم اور اس کے آس پاس کے لوگ جون کے گرد جمع ہوگئے اور انہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔ اور ان سے بپتسمہ لیا۔

گیلیلو سے یسوع بھی ان سے بپتسمہ لینے کے لئے آئے۔ جون نے کہا کہ یہ تو الٹی بات ہے۔ میں آپ سے بپتسمہ لینا چاہتا ہوں۔ یسوع نے کہا۔ "ایسا ہی ہونے دو۔" تب یسوع کو بپتسمہ د

دیا گیا۔ جب آپ پانی سے باہر نکلے تو سب آسمانوں کے دروازے ان پر کھل گئے۔ اور خداوند کریم کی رُوح ان پر فاختہ کی شکل میں اُترتی ہوئی دیکھی گئی۔ اور آکاشس بانی ہوئی "یہ ہے میرا پیارا بیٹا اور میں اس سے بہت خوش ہُوں"۔ اس کے بعد یسوع جنگل میں چلے گئے اور چالیس دن تک اُپواس کیا اور برت رکھا۔

کہتے ہیں کہ ان کی ایشور بھگتی بھنگ کرنے کے لئے شیطان ان کے پاس آیا۔ اور ان کو بہکانے کی کوشش کی۔ کہنے لگے "اگر تم خُدا کے بیٹے ہو تو کہو یہ پتھر روٹی بن جائے۔ آپ نے جواب دیا کہ مَنش صرف روٹی کھا کر ہی زندہ نہیں رہتا ہے۔ لیکن اس شبد پر بھی گذارہ کرتا ہے جو کہ پربھو کے مکھ سے نکلتا ہے۔ پھر شیطان نے ان کو گرجہ کی ایک اُونچی چوٹی پر بٹھا دیا اور کہا کہ یہاں سے چھلانگ لگا دو۔ آپ کا بال تک بانکا نہ ہوگا۔ کیونکہ آپ خدا کے بیٹے ہیں۔ فرشتے آپ کی امداد کے لئے آجائیں گے۔

یسوع نے جواب دیا۔ "لکھا ہے اپنے مالک پربھو کی آزمائش نہیں کرنی چاہئے"۔ پھر شیطان آپ کو ایک اُونچے پہاڑ پر لے گیا اور آپ کو دُنیا بھر کے خزانے دکھلائے اور کہا کہ اگر آپ میرے پاؤں پڑ کر میری عبادت کرو تو یہ تمام خزانے آپ کو دے دیئے جائیں گے"۔ یسوع نے جواب میں کہا۔ شیطان یہاں سے دُور ہو جاؤ۔ لکھا ہے "انسان کے لئے ایک ہی سچے مالک کی پُوجا لازم ہے"۔ ایک مرتبہ یسوع کیپرنم تشریف لائے اور سب کو شُدھ اُپدیش دینے لگے۔

سجنو۔ پچھلے پاپ کرموں کا پشچاتاپ کرو۔ کیونکہ خدا کی بادشاہت آنے والی ہے۔ آہستہ آہستہ سارے سیریا میں آپ کی مشہوری ہو گئی۔ بیمار، اندھے، کوڑھی اور پاگل سب آپ سے علاج کروانے کے لئے جمع ہو گئے۔ اور تندرست ہو کر اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ یسوع اب اُپدیش دیتے ہوئے اور بیماروں کا علاج کرتے ہوئے دیش بدیش گھومنے لگے۔

آپ کے بارہ ۱۲ چیلے تھے۔ آپ نے اُن کو بیماروں کا علاج کرنا اور بھوت پریت کو مار بھگانا سکھایا۔ اور ان سے کہا کہ جاؤ جگہ بہ جگہ پرچار کرو۔ یسوع یہودی پادریوں اور جھوٹے لوگوں کے گندے رواجوں اور بُری رسموں سے بچنے کے لئے کہا کرتے تھے۔ نہ ماننے پر انہیں جھڑکتے بھی تھے۔ اس سے وہ لوگ ناراض ہو گئے۔ آپ کے چیلوں نے آپ کو یہ بات صاف صاف بتلا دی لیکن آپ نے ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ اور کہا۔ ہر ایک وہ پودا جو میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا۔ جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دیا جائے گا۔ اندھوں کے اندھے لیڈر آپ بھی کھاڑی میں گریں گے اور اپنے پیروؤں کو بھی لے ڈوبیں گے۔

تب یسوع نے اپنے چیلوں کو بتایا کہ وہ کس طرح یروشلم جائیں گے۔ اور وہاں پر ان کو کشٹ دے کر مار ڈالا جائے گا۔ مگر تیسرے دن وہ پھر زندہ ہو جائیں گے . . . . . .

گدھے پر سوار ہو کر یسوع یروشلم پہنچے۔ لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ آپ کے ہمراہ تھی۔ آپ نے گرجے میں جا کر اُپدیش دیا۔ یہودیوں کے خلاف بولتے ہوئے ان کی جھوٹی تعلیم کا بُری طرح سے پول کھول دیا۔ وہ سب ناراض ہو گئے اور اس کو مار ڈالنے کا فیصلہ کر لیا۔ آپ کے ایک چیلے جوڈا نے آپ کو گرفتار کروا دیا۔ دُوسرے چیلے بھی آپ کا ساتھ چھوڑ گئے۔ آپ کو بڑے پادری کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور پھانسی کی سزا سُنا دی گئی۔

برائی پر تلی ہوئی خلقت نے ان کے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ آپ کے مُنہ پر تھوکا۔ تھپڑ مارے۔ آپ کے سر پر کانٹوں کا تاج پہنایا۔ سر پر جوتے مارے۔ زہر کا پیالہ پینے کو دیا گیا۔ اور دو چوروں کے درمیان پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ تین دنوں کے بعد ایک بڑا بھونچال آیا۔ ایک فرشتہ آسمان سے نیچے اُترا۔ اُس نے قبر کے دروازے سے بڑا پتھر لڑھکایا۔ یسوع پھر زندہ ہو گئے اور آسمان پر چڑھ گئے۔

حضرت یسوع کا سنہری اُپدیش

ایک بار لوگوں کی بہت بڑی بھیڑ دیکھ کر آپ ایک پہاڑ پر چڑھ گئے۔ ان کے چیلے بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہاں وہ سب بیٹھ گئے۔ تب پربھو نے یہ سنہری اُپدیش دیا۔

۱۔ مُبارک ہیں وہ جو کہ امن پسند ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت ان کے ہی لئے ہے۔

۲۔ مُبارک ہیں وہ جو مسکین ہیں کیونکہ یہ دھرتی ان کو وراثت میں ملے گی۔

۳۔ مُبارک ہیں وہ جو ماتم کرتے ہیں کیونکہ ان کو شانتی دلوائی جائے گی۔

۴۔ مُبارک ہیں وہ جو سچائی اور نیکی کی خواہش رکھتے ہیں ان کی تسلی کر دی جائے گی۔

۵۔ مُبارک ہیں وہ جو کہ دیالو ہیں کیونکہ ان پر دیا کی جائے گی۔

۶۔ مُبارک ہیں وہ جن کے دل صاف ہیں کیونکہ ان کو مالک کے درشن ہوں گے۔

۷۔ مُبارک ہیں وہ جو دُنیا میں امن اور شانتی کا پرچار کرتے ہیں کیونکہ وہ پربھو کے خاص بیٹے کہلائیں گے۔

۸۔ مُبارک ہیں وہ جو کہ سچائی کی راہ میں دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ کیونکہ خُدا کی بادشاہت انہی کے لئے ہے۔

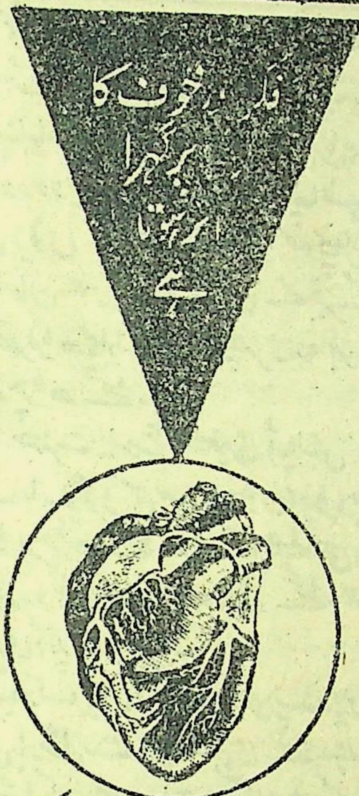
۹۔ مُبارک ہیں وہ جن کو لوگ میری وجہ سے سب قسم کی بُرائیاں دیں گے اور بُرا بھلا کہیں گے۔ ان کو خوش ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آسمان پر ان کو بڑا انعام ملے گا۔

ان سے پہلے تمام رشی مُنیوں اور سنتوں کو بھی لوگوں نے اسی طرح ستایا تھا۔ ایسے لوگ دُنیا کا حصہ ؟ (نمک۔ رس) ہیں۔ اگر نمک میں مزا یا سواد نہ رہے تو اُسے پھینک دینا چاہیئے۔ اور لوگوں کے پاؤں تلے کُچل دینا چاہیئے۔ تم دُنیا کا نور ہو جو شہر پہاڑ پر بستا ہو وہ چُھپ نہیں سکتا ہے۔ نہ ہی لوگ شمع روشن کر کے اس پر فانوس رکھتے ہیں بلکہ اس کو شمعدان پر رکھتے ہیں۔ اور اس کی روشنی چاروں طرف پھیلتی ہے۔ اور سب چیزوں کو روشن کر دیتی ہے۔ تمہارا دیپک بھی لوگوں کے سامنے اسی طرح روشن ہونا چاہیئے۔ تاکہ دُنیا کے لوگ تمہارے نیک کاموں کو دیکھیں اور آپ کے آسمانی باپ کی تعریف کریں۔ یہ مت خیال کرو کہ میں مریادا یا پہلے پیغمبروں کے کام کو بگاڑنے یا تباہ کرنے آیا ہوں بلکہ میں تو ان کے کام کو پُورا کرنے آیا ہوں۔

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک زمین اور آسمان قائم ہیں ایک ذرّہ بھی قانون سے باہر نہیں جا سکتا ہے۔ جب تک تمام مکمل نہ ہو جائے۔ اس لئے جو کوئی ایک بھی نیم توڑے گا یا توڑنے کے لئے کہے گا اس پر خدا کی بادشاہت کا دروازہ بند ہو گا۔ لیکن جو کوئی ان نیموں کا پالن کرے گا یا ایسا کرنے کو کہے گا وہی پربھو کے دربار میں بڑا سمجھا جائے گا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تمہاری نیکیاں جھوٹے لوگوں سے زیادہ نہ ہوں گی۔ آپ کی پربھو کے دربار میں رسائی نہ ہو گی۔ تم نے سن رکھا ہے کہ پہلے وقتوں کے پیغمبروں

(رشیوں) نے کہا تھا۔ قتل مت کرو۔ جو قتل کرے گا۔ بھگوان اس سے بیحد ناراض ہوں گے۔ وہ الغیور کے غصّے کی آتش میں جلے گا۔ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ جو شخص اپنے بھائی کو بیوقوف کہے گا اس کو بھی دوزخ کی آگ میں جلنا ہوگا۔ اس لئے دھیان رکھو کہ اگر آپ پربھو کی بیدی پر بھینٹ دینا چاہتے ہیں تو پہلے دیکھئے کہ کبھی بھائی کو آپ کے خلاف کوئی شکایت تو نہیں ہے۔ اگر ہے تو اپنی نذر وہیں چھوڑ کر پہلے اس بھائی سے پریم کرو پھر آکر بیدی پر بھینٹ دو۔

آپ اپنے دشمن سے جلد از جلد صلح کر لو۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کا دشمن آپ کو جج کے سامنے پیش کردے۔ اور وہ آپ کو جیل میں بھیج دے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ آپ اس جیل سے باہر نہیں نکل سکو گے جب تک آپ اس کی پائی پائی نہ چکا دو گے۔







(رسالہ ادم کے لئے) **یہ شریر** (سنت کبیر جی کے امر رنگ میں)

لوک ناتھ دلؔ

لاکھوں چدریا اوڑھنے کے بعد جیو ایشور سے پکار کرتا ہے کہ پانچ تتو کی یہ چدریا اب پھر ہمیں لوٹا کر واپس نہ کرو۔ اس قطرے کو سمندر میں ہی مل جانے دو۔ آپ سب لوگ پڑھیں۔ اس امر سچائی پر وچار کریں۔ اور پھر اپنے لئے کوئی اٹوٹ فیصلہ کریں۔ اس لئے یہ کویتا لکھی گئی ہے۔ آپ کا ہتیشی۔ دلؔ

جنم جنم سے اوڑھی چدریا۔ بھئی پورانی رے

پانچ تتو کی پیاری چدریا — میں نے لے کر دھاری چدریا
آپ نے پہنائی تو پہنی — کہا تو وہیں اُتاری چدریا
آپ سے لے کر پھر بھی ہم نے اپنی جانی رے
جنم جنم سے اوڑھی چدریا بھئی پورانی رے

یہ انمول چدریا پیاری — بچپن میں میلی کر ڈاری
جوبن میں دھجیاں اُڑائیں — آئی بوڑھاپے کی اب باری
دیکھ کے اس کی دشا نین بھر لائے پانی رے
جنم جنم سے اوڑھی چدریا بھئی پورانی رے

بچپن کھیل کود میں کھویا — جوبن میں پھولوں پر سویا
انگ انگ اب شتھل ہوئے تو — بیتی پر جی بھر کر رویا
کہاں گیا بھولا بچپن رس بھری جوانی رے
جنم جنم سے اوڑھی چدریا بھئی پورانی رے

کبھی بھگویا مُسکانوں میں — کبھی ڈبویا میخانوں میں
آج سمویا انتم سوانسوں — نے دُکھدائی ارمانوں میں
ڈوبی اشرؤوں میں سنگیت کی مدھر کہانی رے
جنم جنم سے اوڑھی چدریا بھئی پورانی رے

جب سے میں نے چدریا پائی — دن اوڑھی اور رات بچھائی
کبھی کبھی کندھوں پر رکھی — دھول میں کبھی کبھی لپٹائی
جگ میں جگ کی پگ پگ پر ہے مٹی چھانی رے

جنم جنم سے اوڑھی چدریا بھٹی پورانی رے
سانس کے ہیرے باندھ کے لائے　　کوڑی بدلے سبھی گنوائے
صابن سے ایک بار نہ دھویا　　کوٹلے ہی اس میں بندھوائے
ہم نے اس املول وستو کی قدر نہ جانی رے
جنم جنم سے اوڑھی چدریا بھٹی پورانی رے
دھومِلتا بن سانجھ ہے چھائی　　کھینچ سے پھر ابھری اُرنائی　　ولہ شفق
دیپ بجھایا اور جلایا　　چاندنی گئی اندھیری آئی
سُندر کایا ڈھلتی چھایا آنی جانی رے
جنم جنم سے اوڑھی چدریا بھٹی پورانی رے
بنے رہے ہم سدا تماشا　　ابھی تھی آشا ابھی نراشا
جل میں تن کاغذ کی پُڑیا　　یا پانی میں ایک بتاشا
چلتا بادل اُڑتا جھونکا بہتا پانی رے
جنم جنم سے اوڑھی چدریا بھٹی پورانی رے
پانچ تتو کا تانا بانا　　رہے جگ میں آنا جانا
اس کو اوڑھ کے جینا مرنا　　اسی کو لے کر پہنا کھانا
یگ یگ سے اوڑھی اک دِن بھی نہ پہچانی رے
جنم جنم سے اوڑھی چدریا بھٹی پورانی رے
جونہی چدریا ہاتھ میں آئی　　پھر درشٹی ہم نے بدلائی
سب جیون کے نشے میں بھولے　　کیسی چادر کہاں سے پائی
وشیوں میں کر دینی میلی۔ سار نہ جانی رے
جنم جنم سے اوڑھی چدریا بھٹی پورانی رے
لے کے چدریا یہاں پدھارے　　دور ہوگئے آپ سے پیارے
پرلے پار تمہارا ڈیرا　　ہم پہنچے اُس پار کنارے
سچ مچ آپ سے بچھڑ کے یگ یگ بھٹکے پرانی رے
جنم جنم سے اوڑھی چدریا بھٹی پورانی رے
جھوٹی آس بندھی ہے جب تک جیون　　تمہیں نہیں کھوجا جیون دھن
تڑپ نہ اُٹھی چاہ نہ جاگی　　بیر بھگتی سے گیان سے آن بن
چور ہوئے ابھمان میں ایسے ہار نہ مانی رے
جنم جنم سے اوڑھی چدریا بھٹی پورانی رے
سنتوں نے بہو رنگ چڑھائے　　بھگتوں نے موتی ٹکوائے
ہم نے اس کے چاروں کونوں　　ہیں ستو سنتو داغ لگائے

ادھ بھگت دین کو سمجھ نہ پائے ہم اگیانی رے
جنم جنم سے اوڑھی چادریا بھئی پورانی رے
کلیاں کھلیں پھول مسکائے مدھپ سدھا رس پینے آئے
اب پت جھڑ نے ڈالا ڈیرا۔ بنجھ پر میگھ اداسیاں لائے
یاد آتی اے دل ! بسنت کی بھور سہانی رے
جنم جنم سے اوڑھی چدریا بھئی پورانی رے
اب یہ چدریا سو تم سنبھالو جیسی ہے تم سے لوٹا لو
اب [illegible] دو نکٹ چرنوں کے دے کے چدریا پھر نہ ٹالو
ٹھوکر کھا کر پڑے رہیں گے اب یہ ٹھانی رے
جنم جنم سے اوڑھی چدریا بھئی پورانی رے
گھاؤ دل کے سِل جانے دو جوت جوت میں مِل جانے دو
ایک بار مسکاؤ پیارے ! کلی ہردے کی کھِل جانے دو
پورن سکھ میں رنگ دو اب دکھ بھری کہانی رے
جنم جنم سے اوڑھی چدریا بھئی پورانی رے

یورپ میں مذہب اور سیاست میں ٹکر

گزشتہ سے پیوستہ

از قلم شری رلیا رام شاد

زمینداری میں تقسیم کاری کے ذریعے دیش کے
گویا تمام ملک لوگ بادشاہ کے ماتحت رہتے تھے۔
اور زمین کی طرح منشی دور دور ہونے کے باعث
ناقص زمیندار غریب بکھرے بکھرے رہتے تھے۔

اور کھیتی باڑی
بیچی تھی۔ زمین ہولڈروں کے علاوہ باقی کی تمام
آبادی کا فرض ہوتا تھا کہ وہ کھیتوں میں بطور
کسان کام کریں۔

انگلینڈ کے بادشاہ نے ایک دفعہ اپنے تمام
بڑے ہولڈروں کو سالسبری کے مقام پر اکٹھا کر کے
سوگند کھلوائی کہ وہ بادشاہ کے وفادار خادم رہیں
گے۔ چھوٹے چھوٹے مقدمات اور تنازعات
کی شنوائی کا اختیار LORDS کو ہوتا تھا۔ بعد
ازاں بادشاہ نے TRAVELLING COURT کا سسٹم
جاری کر دیا۔ قانون کے ماہر افسروں کا ایک
گروہ گاؤں گاؤں اور شہر بہ شہر گھوما کرتا تھا
اور خود عدالت کی کارروائی کر کے موقع پر ہی مجرموں
کو سزا دیتا تھا۔ کسی آدمی کو کچہری کے چکر لگانے
یا عرضیاں دینے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ ہر
ایک آدمی کو گھر میں بیٹھے بٹھائے ہی انصاف مل
جاتا تھا۔ گھومنے والی عدالت کے روبرو کوئی
بھی مرد عورت۔ امیر غریب بلا جھجک کے اپنی
فریاد کر سکتا تھا۔ عدالت کے جج جائے وقوعہ
پر جا کر فریقین کا بیان قلمبند کرتے تھے۔ اتنا
کچھ ہونے کے باوجود بھی بیچارے کھیت میں کام
کرنے والے مزدوروں اور کسانوں کا حال قابل
رحم تھا۔ کچھ تو ان دنوں فیوڈل آرام بھی میسر تھے۔
سینما۔ تھیٹر۔ کلب گھر۔ ناچ گھر۔ شراب خانے
بازار حسن۔ پبلک پارک جیسے تماشے۔ موٹر
گاڑیاں اور ٹیلیفون وغیرہ۔ اس وقت کے
غریب لوگ ان دماغی عیاشیوں سے قطعی محروم
تھے۔ امیر لوگ فانوس اور شمعدان جلاتے تھے اور
غریب لوگ مٹی کا چراغ۔ امیر اور اونچی ذات کے
لوگ کنوئیں کا صاف پانی پیتے تھے مگر غریب اور
نیچی ذات والے جوہڑ۔ تالاب یا باولی کا گندہ پانی
پیتے تھے۔ امیر لوگ گھروں میں غسل خانے اور بیت
خانے بنواتے تھے مگر غریب لوگ باہر دور
ندی پر جا کر کپڑے دھوتے تھے۔ غریبوں کا کھانا
بھی بہت ناقص اور ردی ہوتا تھا۔ غریب اور نیچ
قوم کے لوگ کسی سکول میں تعلیم حاصل نہیں
کر سکتے تھے۔ پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔ غریب
لوگ خصوصاً مزدور اور کسان جہالت، ناداری
قرض اور امیروں کی ہوس کاری کا شکار بنے
رہتے تھے۔

ویسے زندگی امیر لوگوں کی بھی آج کل کی طرح
آرام دہ اور آسودگی بخش نہیں ہوتی تھی۔ مگر
خواہش ہر ایک آدمی کی یہی ہوتی تھی کہ زندگی
آرام سے کٹے۔ کوئی بیماری آفت۔ ہیضہ، پلیگ،
چیچک۔ ناداری اور بھوت پریت کسی کو تنگ نہ
کرے۔ مگر ان چیزوں کا علاج FEUDALISM
کے پاس بھی نہ تھا۔ چنانچہ لوگوں کی ان برائیوں
کو دور کرنے کا ٹھیکہ چرچ کے پادری نے لیا

خطرے کی زنجیر کھینچنے سے پہلے سوچئے!

خطرے کی زنجیر کا استعمال حفاظت کا ایک ذریعہ ہے اور اسے صرف اشد ضروری حالات میں ہی استعمال کرنا چاہیے۔

بغیر معقول وجہ خطرے کی زنجیر کھینچنے سے بیمار آدمی پر مصیبت نازل ہو سکتی ہے سرکاری کاموں کی سر انجام دہی میں رکاوٹ پڑ سکتی ہے لوگ اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہو سکتے اور گاڑی میں سفر کرنے والے بوڑھے اور بیمار مسافروں کو بے چینی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مزید برآں مقررہ نظام کے خلاف ایک گاڑی کو کھڑا کرنے سے اس کا اثر سلسلہ وار دیگر کئی گاڑیوں پر پڑتا ہے۔ اور تمام گاڑیاں لیٹ ہو جاتی ہیں۔



جاری کردہ:۔ ناردرن ریلوے

یورپ میں مذہب اور سیاست میں ٹکر

گذشتہ سے پیوستہ

از قلم شری ڈلیا رام شاہ

زمین کی اس تقسیم کاری کے ذریعے دیش کے تقریباً تمام باکمال لوگ بادشاہ کے ماتحت رہتے تھے۔ اور زمین کی مربع بندی دُور دُور ہونے کے باعث طاقتور زمیندار عموماً بکھرے بکھرے رہتے تھے۔ اور پھلتی پھولتی رہتی تھی۔ زمین ہولڈروں کے علاوہ باقی کی تمام آبادی کا فرض ہوتا تھا کہ وہ کھیتوں میں بطور کسان کام کریں۔

انگلینڈ کے بادشاہ نے ایک دفعہ اپنے تمام زمین ہولڈروں کو سالسبری کے مقام پر اکٹھا کر کے سوگند کھلوائی کہ وہ بادشاہ کے وفادار خادم رہیں گے۔ پہلے چھوٹے چھوٹے مقدمات اور تنازعات کی شنوائی کا اختیار LORDS کو ہوتا تھا۔ بعد ازاں بادشاہ نے MOBILE COURTS کا سسٹم جاری کر دیا۔ قانون کے ماہر افسروں کا ایک گروہ گاؤں گاؤں اور شہر بہ شہر گھوما کرتا تھا اور فوراً عدالتی کارروائی کر کے موقع پر ہی ملزموں کو سزا دیتا تھا۔ کسی آدمی کو کچہری کے چکر کاٹنے یا عرضیاں دینے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ ہر ایک آدمی کو گھر میں بیٹھے بٹھائے ہی انصاف مل جاتا تھا۔ گھومنے والی عدالت کے روبرو کوئی بھی مرد عورت۔ امیر غریب بلا جھجک کے اپنی فریاد کر سکتا تھا۔ عدالت کے جج جائے وقوعہ پر جا کر فریقین کا بیان قلمبند کرتے تھے۔ اتنا کچھ ہونے کے باوجود بھی بیچارے کھیتوں میں کام کرنے والے مزدوروں اور کسانوں کا حال قابل رحم تھا۔ کچھ تو ان دنوں قدرتی آرام بھی مہیا نہ تھے۔ مثلاً سینما۔ تھیٹر۔ کلب گھر۔ ناچ گھر۔ شراب خانے بازار حسن۔ پبلک پارک حسین نظارے۔ موٹر۔ ریل گاڑیاں اور شفاخانے وغیرہ۔ اس وقت کے غریب لوگ ان دماغی عیاشیوں سے قطعی محروم تھے۔ امیر لوگ فانوس اور شمعدان جلاتے تھے اور غریب لوگ مٹی کا چراغ۔ امیر اور اونچی ذات کے لوگ سوتیوں کا صاف پانی پیتے تھے مگر غریب اور نیچی ذات والے جوہڑ۔ تالاب یا باؤلی کا گندہ پانی پیتے تھے۔ امیر لوگ گھروں میں غسل خانے اور رفع حاجت خانے بنواتے تھے مگر غریب لوگ بڑی دُور ندی پر جا کر کپڑے دھوتے تھے۔ غریبوں کا کھانا بھی بہت ناقص اور ردی ہوتا تھا۔ غریب اور نیچ قوم کے لوگ کسی سکول میں تعلیم حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔ غریب لوگ خصوصاً مزدور اور کسان جہالت۔ ناداری قرض اور امیروں کی ہوس کاری کا نشانہ بنے رہتے تھے۔

ویسے زندگی امیر لوگوں کی بھی آج کل کی طرح آرام دہ اور آسودگی بخش نہیں ہوتی تھی۔ مگر خواہش ہر ایک آدمی کی یہی ہوتی تھی کہ زندگی آرام سے گذرے۔ کوئی بیماری آفت۔ ہیضہ۔ پلیگ چیچک۔ ناداری اور بھوت پریت کسی کو تنگ نہ کرے۔ مگر ان چیزوں کا علاج FEUDALISM کے پاس بھی نہ تھا۔ چنانچہ لوگوں کی ان پریشانیوں کو دُور کرنے کا دعوےٰ چرچ کے پادری نے کیا

خطرے کی زنجیر کھینچنے سے پہلے سوچئے!

خطرے کی زنجیر کا استعمال حفاظت کا ایک ذریعہ ہے اور اسے صرف اشد ضروری حالات میں ہی استعمال کرنا چاہیئے۔

بغیر معقول وجہ خطرے کی زنجیر کھینچنے سے بیمار آدمی پر مصیبت نازل ہو سکتی ہے سرکاری کاموں کی سرانجام دہی میں رکاوٹ پڑ سکتی ہے لوگ اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہو سکتے اور گاڑی میں سفر کرنے والے بوڑھے اور بیمار مسافروں کو بے چینی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مزید برآں مقررہ نظام کے خلاف ایک گاڑی کو کھڑا کرنے سے اس کا اثر سلسلہ وار دیگر کئی گاڑیوں پر پڑتا ہے۔ اور تمام گاڑیاں لیٹ ہو جاتی ہیں۔



جاری کردہ:- ناردرن ریلوے

کرتے تھے۔

علاوہ ازیں پوپ ہشتم نے بادشاہوں کو اس بات پر راضی کر لیا کہ وہ FEUDALISM کے ماتحت زمین کی تقسیم کاری کے وقت گرجے کے پادری کو بھی بطور گواہ کے بلایا کریں گے۔ چنانچہ اس بات سے زمین ہولڈروں کی نگاہ میں پادریوں کا درجہ بہت بلند ہو گیا اور غریب لوگوں کے لئے تو پادری خدا کی برکت و رحمت کا نمونہ تھے ہی۔

پادریوں کا کہنا تھا کہ FEUDALISM کے ذریعے زمین کی تقسیم کاری اور زمیندار اور مکان کا امتیاز تعلیمات بائبل کے عین مطابق ہے۔ چنانچہ سماجی طور پر گیارھویں صدی عیسوی میں یورپ کے عیسائی تین جماعتوں میں بٹ گئے۔ (۱) پادری لوگ (۲) زمیندار (۳) مزدور کسان۔ ہندوستان میں ان جماعتوں کا ترجمہ یوں ہو سکتا ہے۔

(۱) برہمن (۲) ویش (۳) شودر

اور فوجی خدمات یا کھشتری کا کام تو ہر اس آدمی کو کرنا پڑتا ہے جسے بادشاہ یا لارڈ بوقت ضرورت طلب کرے۔ کیونکہ زمین ہولڈر یا کسان بنایا ہی اسے جاتا تھا جو بوقت ضرورت فوجی خدمات سر انجام دینے کی سوگند کھاتا تھا۔

اس وقت پادریوں کا کام دوا اور دعا کے ذریعے عوام اور خواص کی جسمانی اور روحانی کمزوریوں کا علاج کرنا تھا۔ پادری صاحبان بہت ہوشیار۔ قابل اور موقعہ شناس لوگ ہوتے تھے۔ علاوہ ازیں یہ لوگ نئے ہسپتال بھی کھولتے تھے۔ نئی نئی دوائیاں بھی ایجاد کرتے تھے۔ ان کی زندگی نہایت فارغ البالی سے گذرتی تھی۔ وہ بڑے ملنسار خوش اخلاق عالم اور خدا دوست ہوتے تھے۔ غریب لوگوں کو انصاف دلوانے اور شاہی عتاب سے بچانے کی خاطر وکالت کا کام شروع شروع میں عیسائی پادریوں نے ہی شروع کیا تھا۔ جو کہ اب دنیا میں باقاعدہ ایک پیشے کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ بہرحال اس زمانے میں پادری لوگوں کو خوش رکھنا ہر امیر غریب اپنا فرض سمجھتا تھا۔ چنانچہ بعض پادریوں کے دماغ عرش معلی پر جا پہنچے FEUDALISM کے مطابق عام آدمی بھی گرجے کے عہدیدار چنے جا سکتے تھے۔ یہ چناؤ لوگوں کی مرضی سے نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ بادشاہ کی مرضی سے ہوتا تھا۔ اس لئے پادری بھی ایک طرح سے بادشاہ کے

ہو گئے تھے۔ عوام کو ووٹ دینے کا حق نہیں تھا۔ بادشاہ خود چناؤ کرتا تھا۔ بعض اوقات وہ ایک قابل اور خدا ترس بزرگ کو چھوڑ کر کسی نا اہل اور خوشامدی شخص کو گرجے کا عہدیدار بنا دیتا تھا جس طرح دوسرے محکموں میں رشوت لے کر افسر بنا دیا جاتا ہے۔

ویسے ہی چرچ میں بھی رشوت لے کر پادری بنانے شروع کر دیئے۔ بعض لوگ گرجے کی حسین NUNS کا قرب حاصل کرنے اور چڑھاوے پر ہاتھ صاف کرنے کی غرض سے ایک لاکھ روپے کی رشوت دینے تک بھی گریز نہیں کرتے تھے۔ جب نا اہل لوگ گرجوں کے پادری جا بنے تو اخلاق میں گراوٹ کا آنا بھی شروع ہو گیا۔ کیونکہ بلی چھچھڑوں کی رکھوالی نہیں کر سکتی +

(باقی پھر)

تقدیر و تدبیر کا ایکس رے	1/-	-/12/-
مصنفہ مہاتما بھاگ مل جی	-/12/-	-/10/-
پرم آنند کی پراپتی		
پربھو کے ساکشات درشن	1/-	-/13/-
روحانی کہانیاں منشی سورج نراین مہر	3/8/-	3/4/-
بچار ساگر "	1/12/-	1/8/-
کلام مہر "	1/-	-/14/-
گیتا شرح "	1/50	1/4/-
فلسفہ سانکھیہ "	-/65	-/8/-
غزلیات مہر "	-/65	-/8/-
مثنویات مہر "	-/65	-/8/-
تلسی کرت رامائن "	-/65	-/8/-
گلدستہ نظم حصہ اول	-/50	-/7/-
" حصہ دوم	-/50	-/7/-
عام فہم ویدانت "	-/65	-/8/-
قصائد مہر "	-/65	-/8/-
روحانی اشارے شری فتح لال جی	1/4/-	1/2/-
سائنس کے سو خیال "	1/8/-	1/4/-
کامیابی کی کنجی "	-/12/-	-/11/-

دیگر کتب

وویک چوڑامنی اردو	1/-	-/14/-
اپنشد انک	1/8/-	1/4
اپاسنا ویک	-/8/-	-/7/-
ایشور بودھ	-/8/-	-/7/-
ادھیاتم یوگ ہر دو حصص	1/-	-/14/-
دیا بانی اور سہجو بانی	-/8/-	-/7/-
ایشور پراپتی کا سادھن	1/4/-	1/2/-
سام وید کا مہا اپنشد	-/8/-	-/7/-
اتھر وید کا نرسنگھ پورب تاپنی	-/8/-	-/7/-
کبیر شبد امرت	-/8/-	-/7/-

میراں بائی	-/8/-	-/7/-
جیون چرتر مہاتما شہنشاہ جی مہاراج	2/4/-	2/2/-
وچار یوکتی ونوباجی مہاراج		1/-
ونوباجی سے وچار دوسرا حصہ		1/8/-
امرت بندو ہندی	-/12/-	-/10/-
گنگا کی لہریں امٹ	-/77	-/8/-

فہرست ہندی کتب

جو دفتر ہذا سے مل سکتی ہیں۔

من کی کنجی (شہنشاہ جی)	2/4/-	2/2/-
ادھیاتمک رہسیہ ہندی (شہنشاہ جی)	1/-	-/14/-
کاشف القلب مجلد اعلیٰ (شہنشاہ جی)	2/4/-	2/2/-
شہنشاہی پربرنا (ہندی)	-/12/-	-/10/-
رامائن کا گوڑھ رہسیہ (ہندی)	1/8/-	1/6/-
گیتا پرودچن ونوباجی (ہندی)	1/12/-	1/10/-
ٹالسٹائی گرنتھ مالا دیریم میں بھگوان) ہندی	2/-	1/14/-
استھت پرگیہ درشن ونوباجی (ہندی)	1/-	-/14/-
شانتی یاترا ونوباجی (")	1/8/-	1/4/-
آتم کتھا مہاتما گاندھی اردو	1/-	-/14/-
آدرش گرہست	1/-	-/14/-
پریت سنیہی	-/10/-	-/9/-
الومینیشن آف لائف	2/-	1/14/-
پری پورن انوبھو (ہندی)	-/12/-	-/10/-
دیورانی درگا وتی	-/10/-	-/8/-
نادانیاں شری کانشی رام چاولہ	1/4/-	1/2/-
ذرا سا "	-/8/-	-/7/-
امرت کنڈ "	1/8/-	1/6/-

شری گیتا وگیان ۔ گیتا کی سرل سبودھ ٹیکا

شریمان پرمارتھی جی کی یہ گیتا بہت مقبول ہوئی ہے۔ اس میں گیتا کے ہر ایک شلوک کا سلیس ترجمہ اس کی سرل دیاکھیا اور دوہوں میں ترجمہ دیا گیا ہے۔ دیاکھیا اس ڈھنگ سے کی گئی ہے۔ کہ معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی اس کے مطالعہ سے گیتا کے اسرار کو سمجھ سکتا ہے۔ حجم ۲۶۰ صفحات کلاں۔ مجلد باتصویر۔ قیمت پانچ روپے رعائتی صرف چار روپے ۔

شری چیتنیہ چرتاولی المعروف چیتنیہ بھگت مال

اُردو میں پریم اور بھگتی کی لاثانی کتاب ہے۔ اردو میں شری کرشن چیتنیہ مہاپربھو اور اُن کے بیسیوں بھگتوں کی پریم بھری لیلائیں درج ہیں۔ پریم اُمڈتا ہوا مہاساگر ہی ہے۔ ایک بار شروع کر کے ختم کئے بغیر ہاتھ سے نہ رکھو گے۔ حجم ۹۰۰ صفحات۔ قیمت چار روپے آٹھ آنے۔ رعائتی صرف چار روپے ۔

شری یوگ وششٹ مہارامائن

موکھش ابھلاشی سجنوں کے لئے یوگ واششٹ سے بڑھکر دوسری پُستک نہیں ہے۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ اس کتاب کے دو چار صفحات دھیان پورک پڑھ لینے سے ہی آتم گیان ہو جاتا ہے۔ اور موکھش مل جاتی ہے۔ پرمارتھی جی کی اس کتاب کو ودوانوں نے بہت پسند کیا ہے۔ موکھش ابھلاشی ضرور منگاویں۔ حجم ۷۰۰ صفحات قیمت تین روپے رعائتی -/۲/۸ روپے

لُطفِ زندگی

مصنفہ شری کاشی رام جی چاولہ۔ قیمت دو روپے رعائتی -/۱/۱۴ روپیہ

اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کیا وسائل اختیار کرنے ضروری ہیں۔ اس میں زندگی کی ساری مشکلات اور تکالیف کو دُور کر کے اسے پُرکیف بنانے کی راہ دکھائی گئی ہے ۔

انسان

قیمت ڈیڑھ روپیہ رعائتی صرف ایک روپیہ ۶ آنے۔ انسان اور انسانیت کے موضوع پر آپ کو اس سے بہتر کتاب نہیں ملے گی۔ تقدیر اور تدبیر کے ضروری مسئلہ پر خاص طور سے روشنی ڈالی گئی ہے ۔

گیتا مہک ۔ گیتا چہک ۔ گیتا لہک ۔ گیتا ٹہک

قیمت فی حصہ ایک روپیہ رعائتی فی حصہ صرف ۱۲ آنے

شریمتی بھگوت گیتا انسانی زندگی کا مکمل کوڈ ہے۔ اس پاکیزہ گرنتھ کی تعلیمات کی عظمت کو کون نہیں جانتا۔ وہ پاک تعلیمات روزانہ زندگی کو کس طرح سُکھی اور پُرسکون بنا سکتی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے جانیئے ۔

خرچ ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر رسالہ "اوم" اجمیری گیٹ دہلی

حکیم نند لال صاحب پوری حکیم حاذق رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر کے چند خاص

مجربات

۱- **برہمی رسائن** دماغ کی طاقت کے لئے خاص دوا ہے۔ ہر قسم کی دماغی کمزوری کو دور کرتی ہے اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے مفید ہے۔ جو لڑکے یادداشت کی کمی کی وجہ سے فیل ہو جاتے ہیں ان کو لگاتار تین ماہ تک کھلانے سے یادداشت بڑھ جاتی ہے اور ایک دفعہ کا پڑھا ہوا یاد ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک ہفتہ کے لئے -/2 روپیہ ایک ماہ کے لئے -/7 روپیہ

۲- **دوائے ماسخورہ** آج کل یہ بیماری اس قدر عام ہے کہ شاید ہی کوئی شخص اس سے محفوظ ہو اس بیماری میں دانتوں کی جڑیں ننگی ہو جاتی ہیں۔ مسوڑھوں سے خون اور پیپ نکلتا ہے۔ دانت ہلنے لگتے ہیں منہ سے بدبو آتی ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔
قیمت فی شیشی -/2 روپے

۳- **اکسیر معدہ یا شاہی چورن** انسانی تندرستی کا دارومدار معدہ کی درستی پر ہے۔ اگر معدہ ٹھیک کام کرتا ہے تو کوئی بیماری پیدا نہیں ہو سکتی۔ معدہ کی خرابی سے بدہضمی۔ اپھارہ۔ بدبودار ڈکاروں کا آنا۔ سینہ کی جلن۔ پیٹ درد۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ کا بھاری ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔ ان سب کو ٹھیک کرنے کے لئے یہ مجرب دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ تولہ -/1 روپیہ

۴- **پائیلوز** بواسیر خونی اور بادی کی نہایت کامیاب دوا ہے۔ بغیر اپریشن کے بیماری ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتی ہے خون خواہ کسی قدر ہی کیوں نہ آتا ہو تیسرے دن بند ہو جاتا ہے۔ ایک ہفتہ میں افاقہ اور ایک ماہ میں مکمل آرام آجاتا ہے قیمت ایک ہفتہ کے لئے بمعہ مرہم 2/8 روپیہ۔ ایک ماہ کے لئے -/۱۵ روپے

۵- **آنند وٹی** جوڑوں کی درد خواہ بادی بلغم کی وجہ سے ہو یا یورک ایسڈ کے جمع ہو جانے سے۔ ان گولیوں کے کھانے سے ہر حالت میں فائدہ ہوتا ہے نئی تکلیف ایک ہفتہ میں اور پرانی تکلیف ایک ماہ میں ٹھیک ہو جاتی ہے قیمت ایک ہفتہ کے لئے -/2 روپیہ

۶- **آنند تیل** ہر قسم کے دردوں پر مالش کرنے سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔ درد وایو کی وجہ سے ہوں یا چوٹ لگنے کی وجہ سے ہوں۔ نمونیا کی درد ہو یا گنٹھیا کی وجہ سے۔ ہر حالت میں فائدہ کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک اونس -/1 روپیہ

۷- **مرہم ایگزیما** آج کل یہ بیماری بھی عام ہو گئی ہے اور عام طور پر یہ کیلشیم کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس لئے مصفی خون دوائیں خاص فائدہ نہیں کرتیں یہ بیماری ۲ قسم کی ہوتی ہے ایک خشک دوسری تر۔ خشک میں کھجلی ہوتی ہے اور جلد موٹی اور سیاہ ہو جاتی ہے تر میں چھوٹے چھوٹے دانے نکلتے ہیں جن میں جلن اور خارش ہوتی ہے اور کھجلانے سے پانی نکلتا ہے اور جہاں جہاں پانی لگتا ہے وہاں پر پھیلتی جاتی ہے بڑی کھوج کے بعد اس کا تسلی بخش علاج معلوم کیا ہے۔ یہ مرہم خشک اور تر دونو کیلئے مفید ہے قیمت ایک اونس کی ڈبیہ ایک روپیہ۔ ہزاروں بیمار آج تک شفا پا چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر ایک بیماری کیلئے مفید اور مجرب دوائیں موجود ہیں اپنی کیفیت لکھ کر یا خود تشریف لا کر مشورہ مفت حاصل کریں۔ اور لابھ اٹھائیں۔

ملنے کا پتہ:- **پوری میڈیکل سٹور 23 مسجد روڈ مارکیٹ جنگپورہ نئی دہلی ۱۴**

Monthly 'OM' Delhi.
Vol. 30 JULY 1963 Regd. No. D. 84

Tittle Printed at : KANWAL ART PRESS Ajmeri Gate, Delhi-6.